۱۳ ہجرت ۱۳۴۴ ہش | ۱۱ محرم ۱۳۸۵ ہجری | ۱۳ مئی ۱۹۶۵ء

## اخبار احمدیہ

قادیان ۱۱ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل میں شائع شدہ ۸ مئی بوقت ۹ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ:-

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

قادیان ۱۱ مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے زخم بتدریج مندمل ہو رہے ہیں سر کے زخم سے پٹی اتر چکی ہے بازو پر پلستر قائم ہے جو ابھی تقریباً دس روز بعد اتارا جائے گا محترم صاحبزادہ صاحب معمولی طور پر چل پھر سکتے ہیں تاہم کمزوری باقی ہے۔ احباب محترم موصوف کے جلد صحت یاب ہونے کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد شفا کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

محترم صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

### ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# میرے لئے جو امر سخت ناگوار رہے وہ یہی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسے کامل اور پاک انسان کی توہین کی جاتی ہے

"اللہ تعالیٰ گواہ ہے۔ اور اس سے بڑھ کر ہم کس کو شہادت میں پیش کر سکتے ہیں۔ کہ جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے۔ سولہ یا سترہ برس کی عمر سے عیسائیوں کی کتابیں پڑھتا رہا ہوں۔ مگر ایک طرفۃ العین کے لئے بھی ان اعتراضوں نے میرے دل کو مذبذب یا متاثر نہیں کیا اور یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ میں جوں جوں ان کے اعتراضوں کو پڑھتا جاتا ہوں اسی قدر ان اعتراضوں کی ذلت میرے دل میں سماتی جاتی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور محبت سے دل عطر کے شیشہ کی طرح نظر آتا ہے۔ میں نے یہ بھی غور کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جس پاک فعل پر یا قرآن شریف کی جس آیت پر مخالفوں نے اعتراض کیا ہے۔ وہاں ہی حقائق اور حکم کا ایک خزانہ نظر آیا ہے جو کہ ان بد باطن اور خبیث طینت مخالفوں کو نصیب نہیں ہوا ہے

سو انسان کامل مومن اس وقت نہیں ہوتا۔ جب تک کفار کی باتوں سے متاثر نہ ہونے والی فطرت حاصل نہ کر لے اور یہ فطرت نہیں ملتی جب تک اس شخص کی صحبت میں نہ رہے جو گمشدہ متاع کو واپس دلانے کے واسطے آیا ہے۔ پس جب تک کہ وہ اس متاع کو نہ لے لے اور اس قابل نہ ہو جائے کہ مخالف باتوں کا اس پر کچھ بھی اثر نہ ہو۔ اس وقت تک اس پر حرام ہے کہ اس صحبت سے الگ ہو۔ کیونکہ وہ اس بچہ کی مانند ہے جو ابھی ماں کی گود میں ہے اور صرف دودھ ہی پر اس کی پرورش کا انحصار ہے پس اگر وہ بچہ ماں سے الگ ہو جائے تو فی الفور اس کی ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ اسی طرح اگر وہ صحبت سے علیحدہ ہوتا ہے تو خطرناک حالت میں جا پڑتا ہے بجائے اس کے کہ دوسروں کو درست کرنے کے لئے کوشش کر سکتا ہو خود الٹا متاثر ہو جاتا ہے۔ اور اوروں کے لئے ٹھوکر کا باعث بنتا ہے۔

اسی لئے ہم کو دن رات جلن اور افسوس یہی ہے۔ کہ لوگ بار بار یہاں آئیں اور دیر تک صحبت میں رہیں۔ انسان کامل ہونے کی حالت میں اگر ملاقات کم کر دے اور تجربہ سے دیکھ لے کہ توانا ہو گیا ہوں تو اس وقت اسے جائز ہو سکتا ہے کہ ملاقات کم کر دے کیونکہ بعید ہو کر بھی قریب ہی ہوتا ہے۔ لیکن جب تک کمزوری ہے خطرناک حالت میں ہے دیکھو اس قدر لوگ جو عیسائی ہو گئے ہیں جن کی تعداد ۲۹ لاکھ تک پہنچی ہے۔ میں نے ایک لبشپ کے لیکچر کا خلاصہ پڑھا تھا۔ اس نے بیان کیا ہے کہ ہم ۲۹ لاکھ عیسائی کر چکے ہیں۔ تو یہ لوگ اسی قسم کے تھے جو دوسروں کے اعتراضات سے متاثر ہو گئے۔ اور ایمان کمزور ہو گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اپنے مذہب کو ہاتھ سے چھوڑ بیٹھے۔ اور عیسائیت کو قبول کر لیا۔ اور سراج الدین عیسائی بھی ایسے ہی آدمیوں میں سے تھا۔ یہ لوگ کسی صادق کی صحبت میں کامل زمانہ نہیں گذارتے اور طرح طرح کی خواہشوں کے اسیر اور پابند ہو کر اپنے مذہب اور ایمان جیسی قیمتی چیز کے بدلے خرید لیتے ہیں۔

غرض میرے دشمنوں اور مخالفوں کی تعداد ابھی ایسی خطرناک پیدا نہیں ہوئی جس قدر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن اسلام میں سے نکل کر پیدا ہو گئے ہیں۔ صفدر علی اور عماد الدین وغیرہ نے کونسی کسر باقی رکھی ہے۔ اور میں تو سچ کہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ مجھے اپنی دشمنی اور اپنی توہین یا عزت اور تعظیم کا تو کچھ بھی خیال نہیں ہے میرے لئے جو امر سخت ناگوار ہے اور ملال خاطر کا موجب ہمیشہ رہا ہے وہ یہی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جیسے کامل اور پاک انسان کی توہین کی جاتی ہے۔ اس صادقوں کے سردار سراسر صدق کو کاذب کہا جاتا ہے۔ یہ امر ہے جو میرے لئے ہمیشہ غم کا باعث رہا ہے۔ اسی لئے میں اسی فکر میں رہتا ہوں کہ اس مردہ پرست قوم کے دجل اور مکر کو کھول کر ایسا دکھایا جائے کہ سب کھلا کھلا دیکھ لیں۔ کل مجھے خیال آیا کہ مسیح موعود کے کام میں یکسر الصلیب تو آیا ہے۔ پر یقتل الخنزیر کیوں آیا ہے۔ تو یہی سمجھ میں آیا کہ یہ تفسیق عبارت کے طور پر آیا ہے۔ وہ لوگ جو مرتد ہوئے ہیں ان کے ارادے چونکہ خراب تھے۔ اسی لئے ایسے بد اتفاق بھی ان کو پیش آتے گئے۔ یہاں تک کہ آخر مرتد ہو گئے۔ اور صرف اپنے نفس کے غلام ہو کر زندگی بسر کرنے لگے۔"

## یوم خلافت

### جماعتوں میں ۲۷ مئی کو جلسے منعقد کئے جائیں

مورخہ ۲۷ مئی کو "یوم خلافت" کی تقریب ہے۔ جماعتیں اس روز شاندار جلسے منعقد کر کے خلافت کی اہمیت۔ خلافت کی برکات۔ خلافت احمدیہ سے وابستہ جماعت پر اللہ تعالیٰ کے انعام و افضال۔ منکرین خلافت کا انجام۔ خلافت ثانیہ کے عہد سعادت کے کارنامے اشاعت اسلام۔ عالمگیر تبلیغی نظام۔ فقید المثال روحانی و علمی لٹریچر پر روشنی ڈالی جائے۔ اور جلسوں کے انعقاد کی رپورٹیں نظارت دعوۃ و تبلیغ میں بھجوائی جائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان ۔مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۶۵ء

# حکومتِ وقت اور جماعت احمدیہ

جماعت احمدیہ ایک روحانی اور تبلیغی جماعت ہے۔ خدا کے فضل سے عالمگیر وسعت کے باعث اب اُسے ایک بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو چکی ہے کیونکہ اس جماعت سے تعلق رکھنے والے نہ صرف برصغیر ہندو پاکستان میں کثرت سے موجود ہیں۔ بلکہ دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں جس میں اس جماعت کے ساتھ وابستگی رکھنے والے افراد نہ پائے جاتے ہوں۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ مختلف ممالک میں رہنے کیوجہ سے بعض مقامات پر بعض احمدی افراد کے سامنے اس قسم کے سوالات پیش کئے جاتے ہیں۔ کہ ایک طرف آپ اپنے تبعُں حکومتِ وقت کے وفادار اور کامل اطاعت گذار ظاہر کرتے ہیں۔ تو دوسری طرف اپنے روحانی پیشوا اور امام سے بھی عقیدت واطاعت گذاری کا دم بھرتے ہیں۔ اور یہ دونوں چیزیں جبکہ جماعت مختلف المحالات حکومتوں کے ماتحت رہتی ہے ایک جگہ کیسے جمع ہو سکتی ہیں۔

اس لئے سب سے پہلے نمبر پر تو اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ جماعت احمدیہ کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ حقیقی اسلام کا دوسرا نام احمدیت ہے۔ پس ایک احمدی کے لئے بھی وہی قابلِ عمل شرعی کتاب قرآن ہے جو ایک مسلمان کے لئے اور وہی مقدس رسول جس پر ایمان لا کر ایک سچا مسلمان اسلام پر قائم رہ سکتا ہے۔

بیشک جماعت احمدیہ موجودہ زمانہ کے امام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو خدا کا ایک نبی یقین کرتی ہے۔ مگر ایسا نبی جو شریعت محمدیہ کا تابع اور اس کا پابند ہے اس سے زیادہ نہیں۔

پس جماعت احمدیہ کی حکومت وقت کے متعلق وہی تعلیم ہے جو اسلام نے آج سے چودہ سو سال پیشتر پیش کی اور جیسے قرآن شریف کی اس آیت میں بیان کیا گیا ہے۔

اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول
و اولی الامر منکم۔

یعنی اے مسلمانو! تمہارا فرض ہے کہ تم اللہ اور اُس کے رسول اور حکامِ وقت کی اطاعت کرو۔

پھر خود حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا مقدس نمونہ ہمارے سامنے موجود ہے کہ آپؐ نے تیرہ سال مکہ میں گذارے اور اگرچہ اُس وقت مکہ میں کوئی باقاعدہ حکومت نہ تھی لیکن جس قسم کی حکومت قائم تھی آپؐ نے اُسکی اطاعت کی حتیٰ کہ جب اُن کے قوانین کے ماتحت آپ کو دین امن میں نہ رہ سکا تو آپؐ نے بجائے بغاوت یا مقابلہ کرنے کے وہاں سے ہجرت کر لی۔ اور اس طرح پر آپؐ نے اپنے عمل سے حکومتِ وقت کی اطاعت کا ایک پاک نمونہ پیش کیا۔

علاوہ ازیں صحابہ کرام نے بھی آپ کے ساتھ مکہ میں یہی نمونہ دکھایا۔ اور جب کفّارِ مکہ کی ایذا رسانی سے تنگ آ کر ملک حبش کی طرف ہجرت کی تو عرصہ دراز تک اس غیر اسلامی حکومت کے ماتحت رہے اور اس کے قانون کی پابندی کرتے رہے۔

پس اس پاک نمونہ کو جماعت احمدیہ نے اپنا دستور العمل بنایا ہے اور وہ ہمیشہ سے اس بات کی دعویدار ہے کہ جو حکومت بھی کسی ملک میں قائم ہو جائے اُس کی اطاعت ہر احمدی کا فرض ہے اور یہ چیز اُس کی ایمانیات میں داخل سمجھی جائے گی اور ذرہ بھر بھی سرتابی کرنے والا احمدیت کی صحیح تعلیم کو چھوڑنے والا قرار پائے گا۔

جماعت احمدیہ کا یہ نظریہ اس زمانہ کی پیداوار نہیں بلکہ جب سے احمدیت معرضِ وجود میں آئی اُس وقت سے وہ اس پر قائم ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے عہدِ حیات میں متعدد بار اس بات کو علی الاعلان پیش کیا۔ اور ہمیشہ اپنی جماعت کو بھی اس بات کی تلقین کی چنانچہ آپ نے اس صحیح اسلامی حکم اور اپنے دائمی دستور العمل کو غیر مبہم الفاظ میں اس طرح بیان فرمایا۔

"اسلام ہمیں ہرگز یہ نہیں سکھاتا کہ ہم ایک غیر قوم اور غیر مذہب والے بادشاہ کی رعایا ہو کر اور اس کے زیر سایہ رہ کر ہر ایک دشمن سے امن میں رہ کر پھر اس کی نسبت بد اندیشی اور بغاوت کا خیال دل میں لاویں بلکہ:۔

ہمیں وہ یہ تعلیم دیتا ہے کہ اگر تم اس بادشاہ کا شکر نہ کرو جس کے زیر سایہ تم امن میں رہتے ہو۔ تو پھر تم نے خدا کا شکر بھی نہیں کیا۔"

(ستارہ قیصریہ صـ۲۶)

اس کے بعد آپ کے خلفاء نے بھی جماعت کو اسی امر پر قائم رکھا۔ اور وقتاً فوقتاً اُس کا اظہار بھی فرمایا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جب مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے تو آپ نے پہلے سال ہی ایک خطبہ جمعہ میں نہ صرف حکومتِ وقت کی اطاعت و فرمانبرداری دل وجان سے کرنے کا ذکر فرمایا بلکہ ایسے خیالات کے اظہار سے بھی اپنی جماعت کو ممانعت فرمائی۔ جو حکومتِ وقت کے خلاف ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"کئی باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ انسان منہ سے نکال دیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ اظہار رائے ہے لیکن بعض ایسی باتیں نقصان دہ ہوتی ہیں۔ اس لئے تمہیں باتوں میں اور خیالات کے اظہار میں محتاط رہنا چاہیئے جس وقت کوئی شخص احمدی ہوتا ہے تو اس کو اپنے پہلے خیالات قربان کرنے ہوتے ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ سوائے میری جماعت کے اور کوئی جماعت گورنمنٹ کی وفادار نہیں رہے گی۔ سو یاد رکھو کہ:۔

تمہارا کام با امن رہنا ہی نہیں بلکہ ایسے خیالات اور باتیں جن کے اظہار سے گورنمنٹ کی کسی قسم کی سُبکی ہوتی ہو پرہیز کرنا بھی ہے تم ایسی مجلسوں سے الگ رہو۔ جن میں گورنمنٹ کے خلاف باتیں ہوتی ہیں۔"

(خطبہ جمعہ ۴ دسمبر ۱۹۱۴ء بحوالہ خطبات محمود صفحہ ۲۴۷)

اسی طرح آپ نے ایک مرتبہ ایک سوال کے جواب دیتے ہوئے اصولی رنگ میں اس معاملہ پر ان الفاظ میں روشنی ڈالی:۔

"ہمارا اصل یہ ہے کہ جو حکومت جس جس ملک میں قائم ہوگئی ہو ہمیں اس کے ساتھ وفادار رہنا چاہیئے۔ اور اس میں اگر کچھ خرابیاں ہیں تو اس کے ساتھ مل کر باامن ذرائع سے اس کی اصلاح کی کوشش کرنا چاہیئے ......... پس ہم اپنے اصل کے ماتحت ہر ملک کے لوگوں کو کہیں گے کہ وہ اپنے ملک کی خیر خواہی کریں۔ اگر ہمارا اصل دنیا میں قائم ہو جائے۔ تو دُنیا سے لڑائی بند ہو جائے۔"

(الفضل یکم جنوری ۱۹۲۲ء)

اسی پر بس نہیں بلکہ جب ہمارا ملک آزاد ہؤا اور ایک غیر ملکی حکومت جاتی رہی اور ملک ہند الگ الگ دو ڈومینینوں میں تقسیم ہؤا تو حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس بات کا اعادہ کیا اور صاف لفظوں میں احمدیہ جماعت ... کی حکومتِ وقت کے لئے اطاعت گذاری کا اظہار فرمایا:۔

"ہم اس دائمی سچائی کو جو قرآن کریم میں بار بار بیان کی گئی ہے کبھی نہیں چھوڑ سکتے۔ کہ جو شخص جس حکومت میں رہتا ہے۔ وہ اس کا فرمانبردار رہے۔ اور اس کے ساتھ پوری طرح تعاون کرے اور اگر کسی وقت وہ یہ سمجھتا ہے کہ وہ اپنے مذہب اور اخلاق کو قائم رکھتے ہوئے اُس ملک میں رہ نہیں سکتا۔ تو اس ملک سے ہجرت کر جائے۔۔ اگر ......... ملک کی حکومت اسکو ہجرت بھی نہ کرنے دے۔ تو وہ پھر آزاد ہے کہ خدا تعالیٰ نے اُسے جو بھی ذریعہ بخشا ہؤا ہو اُسے کام میں لاتے ہوئے اپنی آزادی کی جدوجہد کرے۔ جب کانگرس گورنمنٹ کے خلاف کھڑی ہوئی تھی تو انہی اصول کی وجہ سے میں نے کانگرس کی مخالفت کی تھی ورنہ میں کانگرس کا دشمن نہیں تھا نہ ملک کی آزادی کا دشمن تھا۔ کانگرس کے کئی لیڈر میرے واقف تھے۔ اور بعض دوست بھی۔ اور مختلف اوقات میں مجھ سے تبادلۂ خیالات کرتے رہتے تھے۔ وہ جانتے تھے اور جانتے ہیں کہ میں ملک کی آزادی کا اُن سے کم حامی نہیں تھا مجھے اُن سے اختلاف صرف اُس طریقۂ کار سے متعلق تھا۔ جو میرے نزدیک حکومت کے کمزور ہو جانے پر بھی تفرقہ کو بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ جو کچھ میں نے اُس وقت کہا تھا آج پاکستان اور ہندوستان میں لفظاً لفظاً صحیح ثابت ہو رہا ہے۔ حکومت کے بائیکاٹ کے اعلانات کئے جاتے ہیں۔ سٹرائیکیں کی جارہی ہیں اور ملک میں رہتے ہوئے انتشار اور اختلاف کے سامان پیدا کئے جاتے ہیں۔ میں جو انگریز کے زمانہ میں انگریز کے خلاف ایسی باتوں کی اجازت نہیں دیتا تھا یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ خود ملکی حکومتوں کے قائم ہو جانے کے بعد پاکستان یا ہندوستان میں میں ایسی باتوں کی اجازت دے دیتا۔ چنانچہ ہر ایسے موقعہ پر جو پاکستان یا ہندوستان میں پیدا ہؤا میں نے اپنی جماعت کو یہی حکم دیا کہ وہ حکومتِ وقت کی پورے طور پر وفاداری کریں۔ اور جو ذمہ داریاں حکومت کی طرف سے شہریوں پر عائد کی جائیں ان ذمہ داریوں کو دیانتداری سے ادا کریں۔ یقیناً یہ تعلیم پاکستانی اور ہندوستانی حکومتوں کی نظر میں ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھی جانی چاہیئے تھی۔ مگر افسوس کہ ہندوستان میں ایسا نہیں کیا گیا اور بعض صوبجاتی حکومتوں نے اس خزانے کی قدر نہیں کی جو احمدیہ جماعت کی صورت میں ان کے ملک کو حاصل ہؤا تھا۔

احمدی جماعت ہر ایک ملک کے لئے ایک قیمتی جوہر ہے وہ وفاداری اور اخلاص کے ساتھ اپنے ملک کی حکومت کے ساتھ تعاون کرتی ہے اور کرتی رہے گی۔ وہ انصاف اور عدل کے لئے قربانی کرنیوالی (باقی صـ۱۲ پر)

# اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں سے دنیا میں ایک عظیم الشان روحانی انقلاب پیدا کرنے والا ہے

## خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو اور ہر لحاظ سے اپنے آپ کو ان تغیرات کے لئے تیار کرو

### سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک معرکۃ الآراء تقریر

۱۹۴۳ء کی مجلس مشاورت کے موقع پر جبکہ ابھی دوسری جنگ عظیم ختم نہیں ہوئی تھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو نہایت اہم اور ایمان افروز تقریر فرمائی تھی اس کا ایک حصہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

## سورۂ کہف میں

ذکر آتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھی کے ساتھ جا رہے تھے۔ انہوں نے ایک دیوار دیکھی جو گر رہی تھی۔ انہوں نے دیوار کو بغیر کسی اُجرت کے دوبارہ کھڑا کر دیا۔ اور اسے گرنے سے محفوظ کر دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں یہ بتایا ہے کہ دیوار کو مضبوط بنانے میں حکمت یہ تھی کہ اس کے نیچے دو یتیم بچوں کا خزانہ تھا۔ اور اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ جب تک وہ بچے جوان نہ ہو جائیں ان کا خزانہ دیوار کے نیچے محفوظ رہے۔

## موجودہ حالت بھی ایسی ہی ہے

مگر وہاں تو دیوار رہنے سے خزانہ محفوظ رہا تھا۔ اور یہاں دیوار کے گرانے سے خزانہ محفوظ رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ ان دنیوی عمارتوں کو گرا رہا ہے۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ یکدم سب عمارتوں کو گرا دے ان کو آہستہ آہستہ گرا رہا ہے۔ کیونکہ وہ لوگ جن کے سپرد اس عمارت کی نئی تعمیر ہے وہ خدا تعالیٰ کے انجنیئرنگ کالج میں اس وقت پڑھ رہے ہیں۔ اور اپنی تعلیم سے فارغ نہیں ہوئے۔ پس اگر آج تمام عمارتیں یکدم گر جائیں تو چونکہ وہ لوگ جنہوں نے نئی عمارتیں کھڑی کرنی ہیں۔ ابھی اپنی

## تعلیم کی تکمیل

نہیں کر سکے۔ اس لئے خلا رہ جائے گا۔ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ ان دیواروں اور مکانات کو گرا رہا ہے آج ایک دیوار گراتا ہے تو کل دوسری دیوار کو گرا دیتا ہے آج ایک چھت کو اُڑاتا ہے تو کل دوسری چھت کو اُڑا دیتا ہے۔ آج ایک کمرے کو گراتا ہے تو کل دوسرے کمرے کو گرا دیتا ہے اسی طرح وہ آہستہ آہستہ اور قدم بقدم دنیا کی تمام عمارتوں۔ دنیا کے تمام مکانوں اور دنیا کے تمام سامانوں کو گرا رہا، مٹا رہا اور تباہ و برباد کر رہا ہے اور اس کا منشاء یہ ہے کہ وہ اس وقت تک ان عمارتوں کو کلی طور پر برباد نہ کرے جب تک خدا تعالیٰ کے کالج میں جو لوگ تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ اس کالج سے تعلیم حاصل کر کے فارغ نہ ہو جائیں۔ پس یہ رستہ ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہماری جماعت کی ترقی کے لئے کھولا گیا ہے۔

## یہ تغیر ایک دن ہوگا اور ضرور ہوگا

مگر آہستگی سے اس لئے ہو رہا ہے تاکہ وہ لوگ جنہوں نے اس سے فائدہ اُٹھانا ہے پوری طرح تیار ہو جائیں اور خدا تعالیٰ کے کالج میں تعلیم حاصل کر لیں میں نے گزشتہ ایام میں ایک خطبہ جمعہ میں بیان کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو دنیا کی خرابیوں کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے اور آپ اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں تاکہ آپ جب تعلیم سے فارغ ہو جائیں۔ تو ان مدرسوں کی جگہ کام کریں جو آج دنیا کو تعلیم دے رہے ہیں۔ مگر میں نے بتایا تھا کہ ابھی تک ہماری جماعت میں یہ قابلیت پیدا نہیں ہوئی کہ ظاہری علوم میں جو لوگ ماہر ہیں۔ وہ ان کو تعلیم دے سکے۔ یہ نہیں کہ اس کے سامان موجود نہیں۔ سامان موجود ہیں۔ بلکہ ایک مثال بھی تمہارے سامنے موجود ہے

## میں کسی مدرسہ میں نہیں پڑھا

مگر میں خدا تعالیٰ کے فضل سے قابلیت رکھتا ہوں کہ دنیا کے بڑے بڑے ماہرین کو اسلامی تعلیم کے مقابلہ میں ساکت اور خاموش کرا سکوں۔ میرے لئے اس قابلیت کے حصول میں جسمانی سامان محمد نہیں ہوئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے روحانی علوم سے ہمیشہ میری مدد فرمائی۔ اور اب میں ایک وسیع تجربہ کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ دعوےٰ کرتا ہوں کہ دنیا کے کسی فن کا ماہر آ جائے اور اسلام کی تعلیم پر اعتراض کرے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اسے ہر رنگ میں ساکت اور خاموش کرا سکتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی کج بحث بیہودہ باتیں کرتا چلا جائے ایسی صورت میں گو بظاہر اس کج بحثی کو دیکھتے ہوئے میں ہی خاموش ہو جاؤں۔ مگر دلائل کے میدان میں

## وہ میرا مقابلہ نہیں کر سکتا

اگر جو لوگ اس گفتگو کو سننے والے ہوں وہ یہ کہنے پر مجبور ہوں گے کہ اس کا ہر اعتراض باطل ہے۔ اور اسلام کی تعلیم پر واقعہ میں کوئی اعتراض نہیں پڑ سکتا۔ یہ میرا تجربہ ہے اور اس تجربہ کی بناء پر میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی اس امر میں متردد نہیں ہونا چاہیئے کہ ہم دنیا کو سکھا سکتے اور اسے اپنی شاگردی میں رکھ کر پڑھا سکتے ہیں دنیا کا بڑے سے بڑا فلاسفر آ جائے دُنیا کا بڑے سے بڑا علم النفس کا ماہر آ جائے دُنیا کا بڑے سے بڑا حساب دان آ جائے دنیا کا بڑے سے بڑا سائنسدان آ جائے اور وہ اسلامی تعلیم کی برتری کو ایسے رنگ میں ثابت کر سکتے ہیں کہ اسے تسلیم کرنا پڑے گا کہ فی الواقعہ اسلام کی تعلیم دنیا کے تمام مذاہب کی تعلیمات سے زیادہ اعلیٰ ہے اور اگر وہ خود

## تعصّب کی وجہ سے

تسلیم نہ کرے تو اس مجلس کے حاضرین تسلیم کریں گے کہ بات انہی کی سچی ہے اب دیکھو میری دنیوی تعلیم کوئی نہیں پھر جب میں دُنیا کے کسی بڑے سے بڑے عالم سے نہیں ڈرتا تو جو لوگ تعلیم میں مجھ سے بہت زیادہ ہیں کوئی وجہ نہیں کہ وہ خوف کھائیں اور سمجھیں کہ وہ دنیا کو تعلیم نہیں دے سکیں گے۔ اگر خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے نئے نئے علوم سکھائے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ان کو نہ سکھائے۔

## ضرورت صرف اس بات کی ہے

کہ آپ لوگ اپنے اندر انقلاب پیدا کریں۔ اور اپنی مرضی خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق بنا دیں خدا تعالیٰ نے میرے ذریعہ جماعت کے سامنے علوم کا ایک دریا بہا دیا۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ جماعت نے ان علوم سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش نہیں کی۔ اور اگر وہ کوشش کرتے اور خدا تعالیٰ کے عطا کردہ علوم سے فائدہ اُٹھاتے تو آج وہ نئے انقلاب کے بعد دنیا کی روحانی باگ ڈور سنبھالنے کے لئے اپنے آپ کو تیار پاتے گزشتہ جنگ عظیم سے کر اس وقت تک اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً اس کے مختلف حصے منکشف کئے جن کا ایک حصہ وہ تقریر بھی ہے جو میں نے اس سال جلسہ سالانہ پر کی۔ اگر اس کو بھی مد نظر رکھ لیا جائے تو ایک نہایت ہی مکمل صورت اس انقلاب عظیم کی بن جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ دنیا میں اسلام کے ذریعہ پیدا کرنا چاہتا ہے اور ہمارے اندر وہ احساس اور بیداری پیدا ہو سکتی ہے جو اس انقلاب کے لئے ہم میں سے ہر شخص کے اندر ہونی چاہیئے مگر بہت سے دوستوں نے ان امور کی اہمیت کو نہیں سمجھا اور اس وجہ سے انہوں نے ان باتوں کو یاد نہ رکھا۔ حالانکہ دنیا میں

## خدا تعالیٰ کی طرف سے جو آواز بلند کی جاتی ہے

خدا تعالیٰ کا قاعدہ ہے کہ اس کے مطابق دنیا کے گوشہ گوشہ سے آوازیں اُٹھنی شروع ہو جاتی ہیں۔ ہمارے ہاں سب سے پہلے انقلاب کا لفظ استعمال ہوا۔ اور جب ہم نے یہ کہنا شروع کیا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعہ دنیا میں انقلاب پیدا کرنا چاہتا ہے تو رفتہ رفتہ ہر ملک اور علاقہ سے انقلاب انقلاب کی آوازیں اُٹھنی شروع ہو گئیں۔ یورپ بھی آج نئے دور کے لئے بیتاب ہو رہا ہے۔ اور باقی دنیا کے لوگ بھی خواہ وہ مشرقی ہوں یا مغربی انقلاب کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ پس یہ آواز جو آج دنیا کے گوشہ گوشہ اور کونہ کونہ سے اُٹھ رہی ہے یہ بھی بتاتی ہے کہ آئندہ دنیا میں کوئی بہت بڑا انقلاب پیدا ہونے والا ہے۔ اور چونکہ یہ انقلاب اسلام نے ہی پیدا کرنا ہے اس لئے جب تک درست اسلامی تعلیم کو سمجھ کر اس پر عمل نہیں کرتے وہ اس انقلاب سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ ہماری جماعت میں صرف چند افراد ایسے ہیں جنہوں نے حقیقت کو سمجھا اور اس کے مطابق وہ کاروائی

کرنے کی جد وجہد کر رہے ہیں مگر چند افراد کی بدلنے والی جد وجہد کی قائم مقام نہیں ہو سکتی ہیں۔ پہلے بھی بار بار کہا ہے اور اب پھر بڑے زور سے کہتا ہوں کہ دنیا میں مغربیت نے کافی حکومت کرلی۔ اب خدا تعالےٰ کا منشاء ہے کہ

## وہ مغربیت کو کچل کر رکھ دے

جو لوگ ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ مغربیت کا مقابلہ کس طرح ہو سکتا ہے پردہ قائم رہتا ہوا نظر نہیں آتا۔ مردوں اور عورتوں کے آزادانہ میل جول کو کس طرح روکا جا سکتا ہے۔ یہ چیزیں ضروری ہیں۔ اور اگر ہم ان امور میں مغربیت کی پیروی نہ کریں تو کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ وہ لوگ یاد رکھیں کہ وہ اپنے ان افعال سے اسلام اور احمدیت کی کامیابی کے راستہ میں روڑے اٹکا رہے ہیں۔ یہ چیزیں مٹنے والی ہیں مٹ رہی ہیں اور مٹ جائیں گی۔ ابھی تم میں سے کئی لوگ زندہ ہوں گے کہ تم مغربیت کے در و دیوار اور اس کی چھتوں کو گرتا ہوا دیکھو گے اور مغربیت کے ان کھنڈرات پر اسلام کے محلات کی نئی تعمیر مشاہدہ کرو گے۔ یہ کسی انسان کی باتیں نہیں۔ بلکہ زمین و آسمان کے خدا کا فیصلہ ہے اور کوئی نہیں جو اس فیصلہ کو بدل سکے۔ پس ہماری طاقت کا سوال نہیں۔ ہم نے پہلے کبھی کہا کہ یہ تغیر ہماری طاقت سے ہوگا اور نہ آئندہ کبھی کہہ سکتے ہیں ہم جو کچھ کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس تغیر کا خدا نے وعدہ کیا ہے اور خدا تعالےٰ کے وعدوں کے اٹل ہونے کا

## ہم اپنی زندگی میں

بارہا مشاہدہ کر چکے ہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ اس مشاہدہ کے بعد ہمارے ایمانوں میں تزلزل پیدا ہو ہمارے اعتقادات میں کمزوری رونما ہو۔ یقیناً دنیا گھٹنوں کے بل گر کر عاجزی کرتی اور ندامت سے سینی ہوئی ہمارے سامنے آئے گی اور اسے اپنے اس موجودہ نظام کو توڑ کر اسے ٹکڑے

ٹکڑے کر کے ایک نیا نظام اسلام کی تعلیم کی شکل میں اپنے لئے قبول کرنا پڑے گا۔

پس تم مت ڈرو کہ اگر ہم نے پردہ یا مخلوط تعلیم کے خلاف آواز بلند کی تو لڑکیاں بغاوت کر دیں گی یا لڑکیوں کے ماں باپ بغاوت کر دیں گے۔ ان لڑکیوں اور ان کے ماں باپ کا تو کیا ذکر ہے۔ وہ لوگ جو ان خیالات کے بانی ہیں وہ خود گھٹنوں کے بل گر کر ہم سے معافی مانگنے والے ہیں۔ پس یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ہماری عورتیں بے پردہ ہوں اور ہمیں ان کے مقابلہ میں ندامت اور شرمندگی حاصل ہو بلکہ وہ خود ہزار ندامت اور پشیمانی سے اپنی گردنیں جھکائے ہوئے ہمارے سامنے حاضر ہوں گے اور انہیں اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ غلط راستہ پر چل رہے تھے۔

## صحیح راستہ وہی ہے

## جو اسلام نے پیش کیا

یہ خدا کا فیصلہ ہے اور اس فیصلہ کے نفاذ کو دنیا کی کوئی طاقت دنیا کی کوئی حکومت، اور دنیا کی کوئی بادشاہت روک نہیں سکتی پس تم مت گھبراؤ کہ زمانہ کے حالات اسلامی تعلیم کے مخالف ہیں۔ دلوں کا بدلنا اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر خدا تعالےٰ کا منشاء یہ ہو کہ وہ دنیا کا اس رنگ میں نقشہ پلٹ دے کہ سب لوگوں نے اپنے ہاتھ میں دو دو گز لمبی تسبیحیں رکھی ہوئی ہوں اور سر پر لمبے لمبے بال ہوں۔ نیلے تہہ بند باندھے ہوئے ہوں اور کھی کی مالشیں کرواتے ہوں تو یقیناً خدا تعالےٰ ایسا ہی کر کے دکھا دے گا اور اگر خدا تعالےٰ کا منشاء یہ ہو کہ لوگ پتلونیں ترک کر کے لنگوٹ باندھنا شروع کر دیں تو ہمارا یقین ہے کہ ایک دن ہی پتلونیں پہننے والے اپنی پتلونوں کو جلا جلا کر لنگوٹ باندھنا شروع کر دیں۔ اور خدا تعالےٰ کا منشاء پورا ہو کر رہے گا مگر ہم تو جو بات کہتے ہیں وہ نہایت ہی معقول ہے اور کسی بھی ذی ہوش اور عقلمند انسان کو یہ تسلیم کرنے سے انکار نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالےٰ ایک دن دنیا کی اسی رنگ میں کایا پلٹ کر رکھ دے گا ورنہ ہم جانتے ہیں۔ اگر خدا تعالےٰ یہ فیصلہ کر دے کہ دنیا کے تمام لوگ سر منڈوانے لگ جائیں اور لمبے لمبے چوغے پہن لیں تو یہ لاٹ پادری ایک دن ہی کچھ کرنے لگ جائیں گے مگر ہم جو بات پیش کرتے ہیں۔ وہ تو عقل کے لحاظ سے بھی صحیح معلوم ہوتی ہے اور اس وجہ سے اس کے متعلق کبھی کوئی شبہ نہیں ہونا چاہیئے۔ آج زمین اور آسمان دونوں ان حالات کی تائید میں ہیں خالی آسمان کے حالات موافق ہوں اور زمین

کے حالات اسکے موافق نہ ہوں تب بھی زمین آسمان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ مگر جب زمین اور آسمان دونوں تائید میں ہوں تو اس وقت ان حالات کے رونما ہونے میں کوئی طاقت روک پیدا نہیں کر سکتی ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ دوستوں کو

## اپنے دلوں میں یہ یقین پیدا کرنا چاہیئے

کہ خدا تعالےٰ دنیا میں ایک عظیم الشان روحانی انقلاب پیدا کرنا چاہتا ہے اور وہ انقلاب خدا تعالےٰ خود تمہارے ہاتھوں سے پیدا کرنا چاہتا ہے۔ تم مت دیکھو کہ تم کیا ہو تم یہ دیکھو کہ زمین و آسمان کا خدا کبھی آہستگی کے ساتھ کبھی چلتا ہوا۔ کبھی دوڑتا ہوا کبھی تیزی کے ساتھ بھاگتا ہوا تمہارے قریب آرہا ہے۔ اور جوں جوں وہ تمہارے قریب آرہا ہے تم ایک زبردست ہتھیار بنتے چلے جا رہے ہو۔ تم اپنی ذات میں ایک مٹی کا ڈلا ہی مگر ایک تجربہ کار اور ماہر فن کے ہاتھ میں جب مٹی کا ڈلا آ جاتا ہے تو وہ اس تلوار سے زیادہ کام کر جاتا ہے جو ایک نادان کے ہاتھ میں ہوتی ہے پس بے شک تم اپنے آپ کو مٹی کا ایک ڈلا تسلیم کر لو مگر یہ مٹی کا ڈلا خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں آ چکا یا آنے والا ہے۔ اور جب یہ ڈلا خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں آ گیا تو دنیا کے بڑے بڑے قلعے اس سے پاش پاش ہو جائیں گے۔ ان کی اینٹیں بھی نہیں ملیں گی۔ ان اینٹوں کی مٹی بھی نہیں ملے گی۔ پس

## ان تغیرات کے لئے اپنے آپ کو تیار کرو

اللہ تعالےٰ سے ہر وقت دعائیں کرتے رہو اور اپنے اندر یقین اور وثوق پیدا کرو جس دن تمہارے اندر یقین پیدا ہو گیا اس دن تمہارے سارے شک سارے شبہات اور سارے وساوس آپ ہی آپ دور ہو جائیں گے۔ اور تم اپنے آپ کو ترقی کے ایک مضبوط اور بلند تر مینار پر کھڑا دیکھو گے۔ ہم میں خدا تعالےٰ کا ایک مامور آیا اور اس نے اپنے

## تازہ بتازہ معجزات اور نشانات

سے ہمیں ہمارے زندہ خدا کی طاقتوں اور قدرتوں کا مشاہدہ کرایا۔ پھر قرآن موجود ہے جس میں وہ تمام انوار اور برکات پائے جاتے ہیں جو اسلام اپنے ماننے والوں کے دلوں میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ پھر اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے میرے ذریعہ تمہارے سامنے کئی نشانات ظاہر کیے سو کہ وہ لوگ جنہوں

نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کو نہیں دیکھا تھا۔ ان نشانات کو دیکھ کر پھر اس یقین پر قائم ہو جائیں کہ ہمارا خدا اب بھی زندہ ہے جیسے پہلے زندہ تھا اور ویسی ہی طاقتیں رکھتا ہے جیسی طاقتیں پہلے رکھتا تھا۔ پس اپنے اندر نیک تغیرات پیدا کرو ورنہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ انقلاب ہونا ضروری ہے اور اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے کسی کا گھر گرایا جا رہا ہو تو بادشاہ کہہ دے کہ اس گھر کو لوٹ لو۔ اس وقت دنیا کا تمدن دنیا کی تہذیب اور دنیا کا اقتصاد اپنی موجودہ شکل میں تباہ و برباد ہو رہا ہے۔ سوال صرف یہ ہے کہ اس میں تم کتنا حصہ لے رہے ہو یہی وہ چیز ہے جس کی تمہیں فکر کرنی چاہیئے اور اسی چیز کا تمہارے ساتھ تعلق ہے باقی جس قدر حصے ہیں ان کی پرواہ مت کرو اور یہ خیال نہ کرو کہ لوگ ان باتوں کو نہیں مانیں گے۔ اگر وہ نہیں مانیں گے تو خدا تعالےٰ ان کو تباہ کر دے گا لیکن اگر ہم ان تک اسلامی تعلیم کو صحیح طور پر نہیں پہنچائیں گے تو اللہ تعالےٰ کے حضور ہم جوابدہ ہوں گے۔ پس ان چیزوں کے لئے کوشش کرو اور اللہ تعالےٰ سے ہر وقت دعائیں بھی کرتے رہو۔ اس انقلاب کے متعلق ایک انکشاف میں نے اس جلسہ سالانہ کی تقریر میں کیا تھا اور بتایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

## نظام نو کی بنیاد

۱۹۰۵ء میں الوصیت کے ذریعہ رکھ دی ہے ان مضامین کو پڑھو۔ یاد کرو لوگوں تک پہنچاؤ یہاں تک کہ دنیا کی نگاہ میں تم وحشی مومن بن جاؤ۔ مومن وحشی نہیں ہوتا۔ مگر دنیا کی نگاہ میں وہ ضرور وحشی سمجھا جاتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم وحشی بن جاؤ میں یہ کہتا ہوں کہ تم ایسے بن جاؤ کہ دنیا تمہیں وحشی مومن سمجھے اور یہی ایمان کی تکمیل کی علامت ہوتی ہے اور یہی ایمان انسان کی دائمی حیات کا موجب ہوتا ہے۔ لوگ مرتے ہیں تو بعد میں انہیں کوئی یاد بھی نہیں رکھتا۔ خود ان کی اولاد انہیں بھول جاتی ہے مگر وہ لوگ جو خدا تعالےٰ کے عشق میں فنا ہو کر

## ہمیشہ کی زندگی حاصل کر لیتے ہیں

وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جاتے ہیں اور ایسے زندہ ہوتے ہیں کہ پھر موت کا ہاتھ ان پر نہیں چل سکتا۔ دیکھو حضرت کرشن علیہ السلام خدا تعالےٰ کے نبی تھے وہ آج سے ہزارہا سال قبل ہندوستان میں مبعوث ہوئے اسی طرح حضرت رام چندر خدا تعالےٰ کے نبی تھے مگر ان دونوں انبیاء کا نام لینا ہر سکھ چکا تھا۔

تھا۔ اور مسلمان یہ سمجھنے سے قاصر ہو گئے تھے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ اور اس کے پاک رسول تھے مگر اب اللہ تعالیٰ نے کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ان کے ذکر کو پھر تازہ کر دیا اور انہیں ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا۔ اب ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ جہاں اور انبیاء پر اعتقاد رکھے وہاں یہ اعتقاد بھی رکھے کہ حضرت کرشنؑ اور حضرت رامچندرؑ بھی اللہ تعالیٰ کے نبی تھے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو پھر ایک نئی زندگی مل گئی۔ لوگ مرتے ہیں اور مرتے چلے جاتے ہیں۔ مگر ان لوگوں کی موت پر جب لمبا عرصہ گذر گیا تو خدا تعالیٰ نے اپنا ایک مامور مبعوث فرما کر ان کے ذکر کو پھر تازہ کر دیا اور اس طرح ثابت کر دیا کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کے عشق میں اپنے آپ کو فنا کر دیتے ہیں اور اس کی رضا کے لئے اپنے آپ کو مٹا دیتے ہیں وہ کبھی مر نہیں سکتے۔ موت ان پر قابو نہیں پا سکتی۔ وہ حیات ابدی کے وارث ہوتے ہیں اور ان کا ذکر ہمیشہ نیکی کے ساتھ لوگوں کی زبانوں پر جاری رہتا ہے پس اپنے اندر نیکی پیدا کرو خدا تعالیٰ کے لئے۔

## اپنے اموال کو بلا دریغ قربان کرنے کی روح پیدا کرو

اپنی زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ کے عشق میں فنا ہونا قرار دو اور یہ سمجھو کہ مال وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ ہو علم وہی ہے جو معرفت اور ایمان پیدا کرنے کا موجب ہو۔ اور زندگی وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو۔

# تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

نوٹ:۔ یہ تقرر مورخہ ۳۰/۴/۶۸ تک کے لئے منظور کیا جاتا ہے (ناظر اعلیٰ قادیان)

### (۱) جماعت احمدیہ آئی رایرم ضلع ارناکلم کیرالہ

صدر۔ مکرم کے۔ ایم۔ ابراہیم صاحب
سیکرٹری مال و تعلیم و تربیت۔ مکرم ایم۔ اے فرید صاحب
" تبلیغ و امام الصلوٰۃ۔ مکرم ایم۔ اے علی صاحب

### (۲) جماعت احمدیہ سودب ضلع شیموگہ

صدر۔ مکرم ایم۔ محمد عثمان صاحب جنرل مرچنٹ۔
سیکرٹری مال۔ مکرم ایم عبدالرحمٰن صاحب "

### (۳) جماعت احمدیہ علی پور کھیڑہ ضلع پوری یوپی

صدر و سیکرٹری جملہ امور۔ مکرم قاضی محمد ظہیر الدین صاحب

### (۴) جماعت کردلائی۔ کیرالہ

صدر۔ مکرم حاجی ٹی۔ کے کنجالان صاحب
سیکرٹری مال۔ کے۔ بائن سیبار صاحب
" تبلیغ و تعلیم و تربیت۔ مکرم ٹی کے کنی لال کشی صاحب

### (۵) جماعت احمدیہ نالگرام کنھیا پور ضلع مرشد آباد بنگال

صدر۔ مکرم محبوب الحق صاحب
جنرل سیکرٹری۔ " غلام نبی صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ " غلام مرتضےٰ صاحب
" مال۔ مکرم مولوی جہاندار حسین صاحب
" تبلیغ۔ " خوندکار غلام رسول صاحب

### (۵) جماعت احمدیہ شیموگہ میسور سٹیٹ

صدر۔ مکرم سید دادا صاحب
سیکرٹری مال۔ مکرم میر عبدالجلیل صاحب
" تبلیغ۔ " ایس۔ کے اختر حسین صاحب
" تعلیم و تربیت " رحمت اللہ صاحب
" ضیافت۔ " ایس۔ کے عبدالرزاق صاحب
" امور عامہ۔ " عبدالرؤف صاحب
" جائیداد۔ " سید بشیر احمد صاحب

### (۶) جماعت ساونت واڑی۔ باندہ۔ ضلع رتناگری

صدر۔ مکرم شیخ قاسم داؤد صاحب
نائب صدر۔ " یوسف خان صاحب
سیکرٹری مال۔ " ایس۔ ایم۔ یوسف صاحب
" تبلیغ و تعلیم و تربیت۔ مکرم عبدالمقتدر صاحب

### (۷) سونا گلی۔ پونچھ

صدر۔ مکرم چوہدری عبدالقادر صاحب
سیکرٹری مال۔ " محمد یوسف صاحب
" تبلیغ و تعلیم و تربیت۔ " صوفی کرم الدین صاحب
" امور عامہ۔ " اللہ دتہ صاحب

### (۸) جماعت ٹاکیمی

صدر جماعت۔ مکرم عمر الدین صاحب
سیکرٹری مال۔ " محمد اکبر صاحب

سیکرٹری امور عامہ: مکرم مولوی بشیر احمد صاحب
" دعوت تبلیغ و تعلیم و تربیت } مکرم بشیر محمد صاحب

### (۹) جماعت احمدیہ مینڈر۔ دھرم سال۔ پونچھ

صدر و سیکرٹری امور عامہ۔ مکرم محمد احمد صاحب راہی
سیکرٹری دعوت و تبلیغ و تعلیم و تربیت } مکرم صوفی عبدالرحمٰن صاحب ٹیل

### (۱۰) جماعت ظہیر آباد۔ حیدر آباد

صدر و سیکرٹری تبلیغ } مکرم محمد معین الدین صاحب
" مال و تعلیم و تربیت۔ " شیخ علی صاحب

### (۱۱) جماعت احمدیہ کنڈ پورہ کشمیر

صدر۔ مکرم ماسٹر غلام نبی صاحب منصور ایم۔ اے
سیکرٹری تبلیغ۔ " مبارک احمد صاحب لون
" امور عامہ۔ " غلام محمد صاحب ڈار
" تعلیم و تربیت۔ " ولی محمد صاحب پڈر
" ضیافت۔ " عبدالغنی صاحب پالہ
" مال۔ " غلام نبی صاحب پڈر
امین۔ " محمد شعبان صاحب پڈر
آڈیٹر۔ " عبدالخالق صاحب بٹ
امام الصلوٰۃ۔ " عبدالقادر صاحب ڈار

### (۱۲) جماعت مانڈو جن۔ کشمیر

صدر۔ مکرم شیخ محمد احسن صاحب
سیکرٹری امور عامہ۔ مکرم غلام رسول صاحب
" مال و تبلیغ و تعلیم و تربیت } " عبدالغنی صاحب
امین۔ مکرم غلام احمد شاہ صاحب
امام الصلوٰۃ۔ " شیخ غلام احمد صاحب

### (۱۳) جماعت احمدیہ رشی نگر کشمیر

صدر و امین } مکرم عبدالسبحان صاحب گنائی
سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم عبدالحمید صاحب خطیر
" تعلیم و تربیت۔ " عبدالغفار صاحب گنائی
" مال۔ مکرم محمد عبداللہ صاحب بٹ
" امور عامہ " عبدالسلام صاحب گنائی
" ضیافت " محمد ایوب صاحب گنائی
آڈیٹر۔ " غلام رسول صاحب بٹ

### (۱۴) جماعت احمدیہ آسنور کشمیر

صدر۔ مکرم مولوی عبدالواحد صاحب فاضل
سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم سید محمد لطیف صاحب
" تعلیم و تربیت۔ " خواجہ نذیر احمد صاحب ڈار
" امور عامہ۔ " عبدالرحمٰن صاحب نائیک
" مال و وصایا۔ " ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب
" ضیافت۔ " خواجہ سعید احمد صاحب ڈار
" جائیداد۔ " عبدالقادر صاحب ملک
" تحریک جدید و وقف جدید } مکرم خواجہ عبدالمنان صاحب ڈار
امین۔ مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب
محاسب۔ " عبدالقدیر صاحب نائیک
قاضی۔ " سید قطب الدین صاحب
امام الصلوٰۃ۔ " خواجہ احمد ملک صاحب

**ضروری نوٹ:۔**
ابھی تک کئی جماعتوں کے انتخاب موصول نہیں ہوئے۔ صدر صاحبان و مبلغین کرام و انسپکٹران بیت المال توجہ فرما کر جلد از جلد انتخاب کروا کر ارسال فرما دیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

## درخواستہائے دعا

۱۔ میری صحت اکثر خراب رہتی ہے نیز بیوی بچوں کی درازیٔ عمر، صحت اور صالح ہونے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے

خاکسار ریاض الدین امیر جماعت احمدیہ کشمیر۔

۲۔ خاکسار نے قادیان میں دوا خانہ کھول کر خدمت خلق کا کام شروع کیا ہے۔ اس کی ترقی دینی و دنیاوی برکات، اپنے بچوں کی درازیٔ عمر، صالح اور نیک بننے اور عاقبت بخیر کے لئے احباب درد دل سے دعا فرمائیں

خاکسار
حکیم محمد سعید مبلغ سلسلہ حال قادیان

## اعلان دعا

میرے بہنوئی پروفیسر شاہ شہاب احمد ایم۔ اے، ایم۔ ایس۔ سی ۱۲ر اپریل ۱۹۶۵ء کو "نفسیات" میں پی۔ ایچ ڈی کرنے کے لئے ولایت ہوائی جہاز سے روانہ ہو گئے۔ الحمد للہ آپ گلاسگو یونیورسٹی میں ریسرچ کریں گے۔ پروفیسر شاہ شہاب احمد ایک مخلص احمدی نوجوان ہیں۔ تبلیغ کا بہت شوق ہے۔ آپ سید ارادت حسین صاحب مرحوم صحابی مسیح الموعودؑ کے نواسے اور ڈاکٹر سید مسعود احمد صاحب کے داماد ہیں۔

میں اپنے پیارے آقا خلیفۃ المسیح الثانی۔ خاندان مسیح الموعودؑ و صحابہ مسیح الموعودؑ۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شاندار اور نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور یورپ میں خصوصاً ولایت میں انہیں اسلام اور احمدیت کی تبلیغ اور خدمت کا خوب موقعہ ملے اور وہ خوش و خرم اور کامیاب و کامران اپنے وطن واپس آئیں۔ خاکسار سید داؤد احمد بھارت میرگنج ہال مظفر پور۔ بہار۔

# وادی پونچھ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی

منجانب مکرم شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

گذشتہ سال بہار سے ایک نو مبائع مکرم چوہدری شمس الدین صاحب نے جب بیعت کی توان ۔ کے گاؤں اور گرد و نواح کے لوگوں نے اُن کا بائیکاٹ کر دیا مگر موصوف تمام مشکلات اور مخالفت کو برداشت کرتے ہوئے ثابت قدم رہے ۔ درمیانی عرصہ میں آں موصوف کو تبلیغ کا اہم موقعہ ملا ۔ مورخہ ۱۳/۴/۶۵ کو انکا گاؤں کے ایک پیر صاحب مولوی غلام احمد شاہ صاحب جو کہ منکسف مزاج ہیں اس گاؤں میں تشریف فرما ہوئے ۔ مکرم چوہدری صاحب نے موقعہ پاکر خاکسار کو اس غرض سے اس گاؤں میں آنے جانے کی خواہش کی کہ پیر صاحب سے تبادلۂ خیالات کیا جائے ۔ اور عوام تک پیغام حق پہنچایا جائے ۔ چنانچہ بمشورہ مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب فانی صدر جماعت احمدیہ پونچھ خاکسار چوہدری شمس الدین صاحب کے ہمراہ وہاں پہنچا پیر صاحب اور ان کے مرید ایک مقام پر جمع تھے ۔ اس موقعہ پر پیر صاحب کے ساتھ بتفصیل ذیل تبلیغی ملاقات ہوئے اور سننے والوں پر اچھا اثر ہوا ۔

پیر صاحب ۔ میں جماعت احمدیہ پر خوش ہوں کہ یہ جماعت کام کرنے والی جماعت ہے ۔ اور اس وقت دنیا میں تبلیغ اسلام صرف یہی جماعت سر انجام دے رہی ہے ۔

خاکسار ۔ جی ہاں یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے ۔ لیکن پیر صاحب آپ کا بھی فرض ہے کہ آپ احمدیت کو قبول کریں اور اس پاک جماعت میں شامل ہو کر اسلام کی تبلیغ میں ساعد ہیں اور رضائے الٰہی حاصل کریں ۔

پیر صاحب ۔ کوشش تو ہے اور میں نے احمدیت کے لٹریچر کا مطالعہ شروع کر رکھا ہے ۔ چند اختلافی مسائل ہیں جو ہمارے درمیان رُوک ہیں ۔

خاکسار ۔ اختلافی مسائل کو زیر بحث لاکر از روئے قرآن کریم اور حدیث و اقوالِ آئمہ عظام میں حل کیا جائے تاکہ حق کو قبول کرنے میں مزید تاخیر نہ رہے ۔

پیر صاحب ۔ آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ مرزا صاحب سچے ہیں ؟

خاکسار ۔ امور روحانی کی صداقت کو تین طریق پر پرکھا جا سکتا ہے ۔

اول ۔ کیا زمانہ کو کسی مصلح کی ضرورت ہے ؟

دوئم ۔ کیا آنے والے موعود کے متعلق سابق انبیاء علیہم السلام کی کتب اور قرآن مجید اور احادیث میں پیشگوئیاں موجود ہیں ۔ اور کیا آنے والا موعود ان پیشگوئیوں کا مصداق ہے ؟

سوئم ۔ یہ کہ کیا نشانات آسمانی تائیدات الٰہیہ اور مکالمات و مخاطبات کا سلسلہ مدعی کے شاملِ حال ہیں ؟

چنانچہ اس ضمن میں خاکسار نے حالاتِ زمانہ پیش کرتے ہوئے پیر صاحب اور ان کے مریدوں سے اپیل کی کہ انصاف کی رُو سے بتائیں کہ کیا یہ مسیح موعود کے ظہور کا وقت نہیں ؟ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

"وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا"

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار
اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

طریق دوئم کی وضاحت کرتے ہوئے مصلح ربانی کے ظہور کے بارہ میں سابق پیشگوئیاں بدلائل پیش کیں ۔ خاکسار نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق انبیاء کرام کی متعدد پیشگوئیوں میں سے یہ ایک پیشگوئی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

(یدفن معی فی قبری)

اسکا مطلب یہ ہے کہ مسیح موعود روحانی طور پر میری محبت میں میرے عشق میں اتنا مخمور ہو جائیگا کہ گویا میرے رنگ میں رنگین ہو کر میرا وجود ہی ہو جائیگا ۔ جیسا کہ عام محاورہ ہے ۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تاکس نہ گوید بعد ازاں من دیگرم تو دیگری

خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چیدہ چیدہ اشعار عربی ۔ فارسی ۔ اردو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں حضور اقدس نے بیان فرمائے ہیں پڑھ کر سنائے جن کا پیر صاحب اور ان کے مریدوں پر گہرا اثر ہوا ۔ چنانچہ پیر صاحب نے حضور اقدس کا ایک شعر تین بار خاکسار سے پڑھوایا ۔ اور کہا کہ

"عاشق ہو تو ایسا اور عشق ہو تو یہ" ...

چنانچہ وہ شعر یہ ہے ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

تیسرا طریق مامور ربانی کے پرکھنے کا تائید الٰہی و نشانات اور مکالمات و تعلق باللہ ہے ۔ اس ضمن میں خاکسار نے وضاحت کے ساتھ دلائل پیش کئے ۔ اور حضور اقدس کا یہ شعر بھی پیش کیا ؎

"ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار"

خاکسار نے موجودہ عذاب اور مصائب کے نازل ہونے کی بھی وجہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انکار کی بتائی ۔ اور حضور اقدس کا یہ شعر بھی پڑھا ؎

"کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن"

خاکسار نے کہا کہ یہ جو کچھ بھی دنیا میں ہو رہا ہے صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو آشکارا کرنے اور آپ کی تائید میں اللہ تعالےٰ کے نشانات ہیں ۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ سے خدا تعالےٰ کا ہمکلام ہونا اور حضرت اقدس کو مخاطب کر کے فرمانا :-

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا تعالےٰ اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"۔

"میں تجھے ذکی لڑکا دوں گا"۔

وغیرہ پیشگوئیوں کا پورا ہونا احمدیت کی صداقت کا بہت بڑا ثبوت ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مامور من اللہ ہونے کا زندہ نشان ہیں

پیر صاحب اور اس کے مریدوں پر گہرا اثر ہوا ۔ بلکہ پیر صاحب نے یہاں تک کہہ دیا کہ حضرت مرزا صاحب عاشق خدا و عاشق رسول ہیں مگر دنیا کی سمجھ وہاں تک نہیں کہ اس مقدس وجود کو شناخت نہیں کر سکیں ۔

پیر صاحب نے بعض دیگر سوالات بھی کئے ۔ جن کے جواب میں خاکسار نے دیئے

پیر صاحب ۔ اگر حضرت مرزا صاحب سچے ہیں تو ان کی مخالفت کیوں ہوئی ۔ اور لوگوں نے قبول کیوں نہیں کیا ؟

خاکسار ۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ایسا کوئی بھی خدا تعالےٰ کا نبی نہیں گذرا جس کی مخالفت نہ ہوئی ہو اور در اصل مخالفت مامور ربانی کی صداقت کی دلیل ہے

پیر صاحب ۔ سابق مفسرین نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق تفسیروں میں لکھا ہے کہ وہ زندہ آسمان پر ہیں اور نازل ہوں گے اس کا آپ کے پاس کیا جواب ہے ؟

خاکسار ۔ یہ سب مفسرین کی اپنی قیاسی باتیں ہیں ۔ چنانچہ ایسے علماء جہاں حضرت عیسیٰؑ کی حیات کی دلیلیں دیتے ہیں ۔ وہاں وہ اپنے قصور علم کے سبب انبیاء علیہم السلام پر طرح طرح کے الزامات لگاتے ہیں جن کی تفصیل موقعہ کے مطابق حاضرین کو سنائی گئی اس کے بعد خاکسار نے سامعین کی نیک فطرت سے اپیل کرتے ہوئے کہا ۔ خدا را آپ ہی بتائیں کہ ایسی باتیں ایک مومن اپنی زبان سے نکال سکتا ہے اور کیا ہماری ضمیر اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ ہم ان باتوں کو صحیح تسلیم کریں ۔ جہاں یہ باتیں درج ہیں اور عقل ان باتوں کو ٹھکراتی ہے وہاں حیات مسیح کا مسئلہ بھی درج ہو گیا جو قرآن کریم اور احادیث اور عقل کے خلاف ہے پس تمام ایسی باتیں جو مفسرین کی طرف سے بیان ہوئیں قابل اعتماد نہیں ۔

پیر صاحب نے بھی فرمایا کہ دراصل میری ضمیر بھی ان باتوں کو تسلیم نہیں کرتی اور میں حیران ہوں کہ اس قسم کی باتیں کہاں سے آئی ہیں ؟

خاکسار نے کہا کہ یہ باتیں دراصل عیسائیت سے آئی ہیں ورنہ قرآن کریم نے انبیاء علیہم السلام کو مطیع اور معصوم قرار دیا ہے ۔ خاکسار نے آخر پر حضرت اقدس کے کارنامے اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالی خدا تعالےٰ کے فضل سے پیر صاحب اور ان کے مریدوں پر اچھا اثر ہوا ۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک ۔

## درخواستہائے دعا

۱ ۔ بشیر احمد صاحب نائب سیکرٹری مال چارکوٹ ۔ مالی پریشانی دور ہونے عاقبت بخیر کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں ۔

۲ ۔ عبد الحق صاحب خادم پوسٹماسٹر ڈیری ریلوٹ بچوں اور بیوی کی صحت و الدین کی درازیٔ عمر اور صحت کاملہ کے لئے نیز اپنے لئے عاقبت بخیر اور مالی پریشانی کے دور ہونے کے لئے

۳ ۔ خان عبد الرحمٰن خان صاحب مجید دواد سے اپنے مکان کی بی ۔ اے کے امتحان میں کامیابی ۔ درازیٔ عمر اور کاروبار میں برکت کے لئے

۴ ۔ مکرم محمود احمد صاحب راہی دین و دنیا کی ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں

خاکسار حکیم محمد سعید مبلغ سلسلہ حال قادیان

# بائیبل میں یوحنا عارف کے مکاشفہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے خاص بیٹے سے متعلق پیشگوئیاں

از مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی

(۳)

(۹) اس نئے شہر کی آئندہ ترقی کا ذکر کشف مذکور میں بدیں الفاظ آیا ہے۔

" قومیں اس کی روشنی میں چلیں پھریں گی اور زمین کے بادشاہ اپنی شان وشوکت کا سامان اس میں لائیں گے اور اس کے دروازے دن کو ہرگز بند نہ ہوں گے (وہاں رات نہ ہوگی) اور لوگ قوموں کی شان وشوکت اور عزت کا سامان اس میں لائیں گے"۔ (مکاشفہ ۲۱ ۲۴ تا ۲۶)

(۱۰) نئے شہر یروشلم (یعنی ربوہ) کے شہریوں کے آلودگیوں، گندوں سے پاک ہونے کے متعلق لکھا ہے۔

" اس میں کوئی ناپاک چیز یا کوئی شخص جو گھنونے کام کرتا یا جھوٹی باتیں گھڑتا ہے ہرگز داخل نہ ہوگا مگر وہی جن کے نام برّہ کی کتاب حیات میں لکھے ہوئے ہیں"۔

(ب ۲۱ ۲۷)

جیسا کہ میں نے اوپر اشارہ کیا ہے نئے شہر یروشلم سے مراد جماعت احمدیہ کا دارالہجرت ربوہ مبارکہ ہے جو ہر قسم کی شہری لغویات و گھناؤنے کاموں سے بکلی پاک ہے نہ وہاں تھیٹر ہے نہ سینما نہ سرکس نہ دیگر تماشا گاہیں اور فضولیات کے مراکز جن کا تعلق لہو و لعب و لغو و بیہودہ کاموں سے ہوتا ہے۔ اور جن سے آج دنیا کے بڑے بڑے شہر ملوث ہیں۔ اور جو قوموں کی تہذیب کی علامات سمجھے جاتے ہیں۔ پرانا یروشلم بھی ان لغویات سے ہرگز پاک نہیں۔

ہمارے اہل پیغام یعنی لاہوری پارٹی کے لئے بھی یہ امر قابل توجہ ہے وہ لاہور کو مدینۃ المسیح اور دارالہجرت قرار دیتے ہیں۔ مگر نہیں دیکھتے کہ ان کا وہ ذہنی مدینۃ المسیح اور دارالہجرت ان گھناؤنے کاموں سے پاک ہے یا بری طرح ان سے ملوث ہے اور اپنے ماحول کے لئے باعث ننگ و عار۔ ربوہ مبارکہ کے متعلق تو ان گھناؤنے کاموں سے پاک ہونے کا ذکر اغیار کی زبانوں پر جاری ہے اور وہ بڑے رشک کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ بات اخبارات میں بھی آتی رہتی ہے۔ نئے شہر میں بادشاہوں اور ان کے سامانوں کے آنے کا بھی ذکر ہے ادھر حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا تھا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور وہ بادشاہ آپ کو دکھائے بھی گئے تھے۔

(۱۱) برّہ کے ساتھ ہجرت کرنے والوں کا ذکر بھی اس کشف میں موجود ہے اور اس ذکر کے ساتھ ان کی بعض صفات حمیدہ کا بھی چنانچہ لکھا ہے کہ:۔

"بزرگوں میں سے ایک نے مجھ سے پوچھا کہ یہ سفید جامے پہنے ہوئے کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں میں نے ان سے کہا کہ اے میرے خداوند تو ہی جانتا ہے۔ اس نے مجھ سے کہا یہ وہی ہیں جو اس بڑی مصیبت میں سے نکل کر آئے ہیں۔ انہوں نے اپنے جامے برّہ کے خون سے دھو کر سفید کئے ہیں۔ اسی سبب سے یہ خدا کے تخت کے سامنے ہیں۔ اور اس کے مقدس میں رات دن اس کی عبادت کرتے ہیں۔ اور جو تخت پر بیٹھا تھا وہ اپنا خیمہ ان پر تانے گا۔ اس کے بعد نہ کبھی ان کو بھوک لگے گی نہ پیاس اور نہ کبھی ان کو دھوپ ستائے گی نہ گرمی۔ کیونکہ جو برّہ تخت کے بیچ میں ہے وہ ان کی گلہ بانی کرے گا۔ اور انہیں آب حیات کے چشموں کے پاس لے جائے گا اور خدا ان کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دے گا"۔ (مکاشفہ ب ۷ ۱۳ تا ۱۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی جماعتی ہجرت کی خبر دی گئی تھی۔ آپ کو بتایا گیا تھا کہ انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے جس سے آپ کی نبوت کا ثبوت بھی ملتا ہے۔ خدا نے آپ کو اس ہجرت کے متعلق بتایا تھا کہ وہ ضرور ہوگی۔ مگر آپ کی زندگی میں نہیں ہوگی۔ بلکہ آپ کے بعد ہوگی اور اولاد یا متبع کے ذریعہ سے ہوگی۔ مثال دے کر آپ نے بتایا تھا کہ جس طرح آنحضرت صلعم کا کشف دوسری خلافت کے زمانہ میں حضرت عمرؓ کے ذریعہ سے پورا ہوا تھا اور قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں ملی تھیں اسی طرح یہ ہجرت بھی آپ کے بعد خلیفہ ثانی فضل عمر کے ذریعہ سے ہوگی آپ نے سیر المغرب الہام کی تشریح میں فرمایا تھا کہ

" انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے لیکن بعض رویا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعہ سے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں تو وہ ممالک حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوئے"۔ (تذکرہ ستمبر ۱۹۰۵ء)

جس طرح مکاشفہ میں ہجرت کو ایک بڑی مصیبت بتایا گیا ہے۔ اسی طرح حضور کو بھی ہجرت کے بارہ میں یہ الہام ہوا تھا کہ

" ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر"۔

چنانچہ ۱۹۴۷ء میں ایسا ہی وقوع میں آیا اور یہ امر سلسلہ عالیہ احمدیہ (در نبوت حضرت مسیح موعود اور مصلح موعود) کی صداقت کا زبردست اور بین نشان ہے۔

(۱۲) مہاجرین کے اوصاف و تعداد کے بارہ میں یوحنا عارف کے مکاشفہ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ

" پھر میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ برّہ صیون پہاڑ پر کھڑا اور اس کے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار شخص ہیں جن کے ماتھے پر اس کا اور اس کے باپ کا نام لکھا ہوا ہے اور ان ایک لاکھ چوالیس ہزار اشخاص کے سوا جو دنیا میں سے خرید لئے گئے تھے کوئی اس گیت کو نہ سیکھ سکا یہ وہ ہیں جو عورتوں کے ساتھ آلودہ نہیں ہوئے بلکہ کنوارے ہیں یہ وہ ہیں جو برّہ کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔ جہاں کہیں وہ جاتا ہے وہ خدا اور برّہ کے لئے پہلے پھل ہونے کیواسطے آدمیوں میں سے خرید لئے گئے ہیں۔ اور ان کے منہ سے کبھی جھوٹ نہ نکلا۔ وہ بے عیب ہیں"۔ (مکاشفہ ب ۱۴ ۱ تا ۵)

اس عبارت میں مہاجرین کی بعض امتیازی خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے جن میں سے ایک یہ ہے کہ ہجرت کے وقت وہ غیر محرم عورتوں سے ملوث نہ ہوں گے

دوم۔ وہ اپنی تبلیغ میں دوسروں کی طرح جھوٹ سے کام نہ لیں گے اور وہ سچ کے عادی ہوں گے۔

سوم۔ ان کے ماتھے پہ برّہ یعنی مصلح موعود اور اس کے باپ یعنی مسیح موعود کا نام ہوگا۔ اور وہ سب ان دونوں کے سچے پیرو کار ہوں گے۔

چہارم۔ وہ برّہ یعنی قربانی پیش کرنے والے مصلح موعود کے ساتھ ہجرت کریں گے اور اس کے متعلق رہیں گے۔

پنجم۔ ان کی تعداد ایک لاکھ چوالیس ہزار ہوگی چنانچہ اسی قدر احمدیوں نے ہجرت کی ہے مگر قادیان کے نکلتے وقت اہل پیغام کی تعداد صرف چند افراد تک محدود تھی۔ پھر وہ عملاً ترک قادیان کو ہجرت کا نام دیتے وقت ذرا نہیں شرماتے۔ دیگر مسلمانوں کی تعداد مشرقی پنجاب سے نکلتے وقت لاکھوں تھی صرف جماعت احمدیہ کے مہاجرین کی تعداد کا اندازہ مندرجہ تعداد کے لگ بھگ ہے۔ لہٰذا اس جماعت کے تارکین وطن مہاجر ہیں اور اس پیشگوئی کا مصداق ہیں۔

(۱۳) مکاشفہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصلح موعود کے علم کلام اور روحانیت کے آب حیات کے دریا کے اس شہر میں اس برّہ کے طفیل جاری ہونے کا ذکر بھی آیا ہے لکھا ہے

" مجھے بلور کی طرح چمکتا ہوا آب حیات کا ایک دریا دکھایا گیا جو خدا اور برّہ کے تخت سے نکل کر اس شہر کی سڑک کے بیچ میں بہتا تھا۔ (ب ۲۲ ۱)

(۱۴) مکاشفہ میں برّہ یعنی مصلح موعود کے خاندان۔ اولاد اور اس اولاد کے ذریعہ سے دنیا کو شفا ملنے کا ذکر بھی موجود ہے اس بارہ میں یوحنا عارف نے جو دیکھا تھا اس میں بتایا گیا ہے کہ

" دریا کے وار پار زندگی کا درخت تھا اس میں بارہ قسم کے پھل آتے تھے۔ اور ہر مہینے میں پھلتا تھا اور اس درخت کے پتوں سے قوموں کو شفا ہوتی تھی"۔

(مکاشفہ ۲۲ ۲)

درخت سے مراد خاندان ہے۔ اس کے بارہ قسم کے پھل بتائے گئے ہیں اس سے قبل برّہ کے بارہ بیٹوں کا ذکر گذر چکا ہے ان سے مراد مصلح موعود کے بارہ بیٹے ہیں جن میں سے ہر ایک دین کے لئے وقف ہے۔ ان کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے قوموں کی شفا مقدر کر رکھی ہے۔ پتوں سے مراد نیکی کے کام ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں حضرت آدم علیہ السلام اور حواؑ کے بارہ میں آیا ہے کہ

طفقا یخصفان من ورق الجنۃ

کہ وہ نیکی اور زینت کے سامانوں کو اختیار کرنے لگے یعنی خاص طور پر ایسی نیکیاں انہوں نے اختیار کیں کہ جن کے ذریعہ سے غلطی کا تدارک ہو سکتا تھا اور ان کے قدم ترقی میں آگے ہی آگے بڑھتا تھا۔

ہر ماہ پھل دینے سے کثرت اولاد کی طرف اشارہ ہے۔ پس اس کا مکاشفہ میں اس جگہ بارہ کے عدد کا جو ذکر آیا ہے اس سے مراد مصلح موعود کے بارہ بیٹے ہیں اور بارہ قبیلوں سے مراد ان کے بارہ خاندان ہیں۔

اس میں بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں سے بارہ مشابہت کی طرف اشارہ ہے۔ اور پتوں سے مراد ان کی نیکی کے کام ہیں جن سے قومیں شفا پانے والی ہیں۔

یہ بات خدا تعالےٰ کے عجائبات حکمت میں سے ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بھی بارہ بیٹے تھے جن سے بنی اسرائیل چلے ہیں اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بھی بارہ بیٹے تھے۔ جن سے بارہ خاندان پیدا ہوئے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ مصلح موعود کے تیرہ بیٹے ہیں جن میں سے ایک تو ہجرت کے بعد قادیان کے حصہ میں آگیا اور باقی بارہ ربوہ مبارکہ نئے یروشلم کے حصہ میں آگئے۔ اگر صرف بارہ ہی ہوتے اور وہ حسب پیشگوئی اہل ربوہ کے حصہ میں آجاتے تو ہندوستان کی جماعتیں بالکل محروم رہتیں۔ سو اللہ تعالےٰ نے اس حکمت کی وجہ سے بارہ کی بجائے تیرہ بیٹے دے دیئے تا دونوں طرف حصہ رہے۔

بڑہ یعنی مصلح موعود کی یہ اولاد سب دنیا کی قوموں کی شفا کا باعث ہوگی۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تحریر فرمایا ہے کہ اب خدا تعالےٰ نے دنیا کی ہدایت کے لئے میرے خاندان کو چنا ہے ان کے ذریعہ سے ان نوروں کو جو مجھے دیکر بھیجا گیا ہے خدا تعالےٰ دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا جیسا کہ حضور فرماتے ہیں۔

"سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا! ور اس میں سے وہ شخص پیدا کریگا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جنکی میرے ہاتھ سے تخمریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلائے"۔

(تریاق القلوب ص۶۵)

مگر مولوی محمد علی صاحب لاہوری فرماتے ہیں کہ نہیں کیا اس کام کا ٹھیکہ تو خدا نے مجھے دے رکھا ہے۔

جیسا کہ میں نے اوپر اشارہ کیا ہے مصلح موعود کے ان بارہ بیٹوں نے اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کر رکھی ہیں اور وہ سب کے سب سلسلہ کے مختلف کاموں میں حسب حالات خدمات بجا لا رہے ہیں۔ حضرت یعقوب اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کے بارہ بارہ بیٹے تھے۔ ان کے ان دونوں سلسلوں میں بارہ بارہ خاندان پیدا ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی دو دفعہ اسماعیل کا الہام ہوا ہے آپ چونکہ ابراہیم بھی ہیں اس لئے ضروری تھا کہ آپ کے بیٹے مصلح موعود جو اسمٰعیل کا مثیل ہے اللہ تعالےٰ اسی طرح بیٹے دیتا اور آپ کے خاندان کو ایک بڑا شجرہ بناتا جیسا کہ اللہ

تعالےٰ نے اپنا یہ وعدہ مصلح موعود کی اولاد کے ذریعہ سے پورا کر دیا۔ اور اسے بھی اس قدر تعداد میں بیٹے دیئے کہ وہ اس سے کم نہ رہے بلکہ ان سے ایک زائد بھی عطا کر کے دوسری طرف کی ضرورت کو پورا کر دیا۔ اس نے اپنی خاص مصلحت کے تحت بارہ بیٹوں میں ایک کا اضافہ کر دیا تا کہ ہجرت کے بعد ہندوستان میں رہنے والا جماعت کا حصہ اس بابرکت اولاد کی برکات سے محروم نہ رہے اور وہ بھی نئے یروشلم اور باقی دنیا والوں کی طرح اس سے شفا پاکر فیضیاب ہو سکے۔ اور سارے بیٹوں کے ربوہ مبارکہ کے حصہ میں آجانے سے ہندوستان والا حصہ اس سے محروم نہ رہے۔ سو ان تیرہ میں سے ایک قادیان اور ہندوستان کے حصہ میں آگیا اور باقی بارہ ربوہ مبارکہ کے حصہ میں آکر کشف اپنی پوری شان کے ساتھ پورا ہو گیا۔

(۳) یوحنا عارف کے مکاشفہ میں خلافت اور اس کے نظام کے دائمی ہونے کا ذکر بھی آیا ہے لکھا ہے کہ

"پھر لعنت نہ ہوگی اور خدا اور برّہ کا تخت اس شہر میں ہوگا اور اس کے بندے اس کی عبادت کریں اور وہ اس کا منہ دیکھیں گے اور ان کا نام ان کے ماتھوں پر لکھا ہوا ہوگا اور پھر رات نہ ہوگی اور وہ چراغ اور سورج کی روشنی کے محتاج نہ ہوں گے کیونکہ خداوند خدا ان کو روشن کرے گا اور وہ ابدالآباد بادشاہی کریں گے"۔

(مکاشفہ ص۲۲ آیت ۳ تا ۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں خلافت کو دائمی قرار دیتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا"۔

(۴) علاوہ ازیں مکاشفہ میں بڑہ یعنی مصلح موعود کی خاص خوشی کا بھی نمایاں ذکر موجود ہے لکھا ہے

"تخت میں سے یہ آواز آئی کہ۔ اے اس سے ڈرنے والو بندو خواہ چھوٹے ہو خواہ بڑے تم سب ہمارے خدا کی حمد کرو پھر میں نے بڑی جماعت کی سی آواز اور زور کے پانی کی سی آواز اور سخت گرجوں کی سی آواز سنی کہ ہللویاہ اس لئے کہ خداوند ہمارا خدا قادر مطلق بادشاہی کرتا ہے آؤ ہم خوشی کریں اور نہایت شادمان

ہوں اور اس کی تمجید کریں اس لئے کہ برّہ کی شادی آپہنچی اور اس کی بیوی نے اپنے آپ کو تیار کر لیا اور اس کو چمکدار اور صاف مہین کتانی کپڑا پہننے کا اختیار دیا گیا۔ کیونکہ مہین کتانی کپڑے سے مقدس لوگوں کی راستبازی کے کام مراد ہیں۔ اور اس نے مجھ سے کہا لکھ۔ مبارک ہیں وہ جو برّہ کی شادی کی ضیافت میں بلائے گئے ہیں پھر اس نے مجھ سے کہا کہ یہ خدا کی سچی باتیں ہیں"۔

(مکاشفہ ب۱۹ ص۵ تا ۹)

جیسا کہ میں نے اوپر اشارہ کیا تھا بیوی سے مراد شہر ہے۔ چنانچہ خود اس کشف میں بھی یہی بتایا گیا ہے اور میں اسے شروع میں نقل کر آیا ہوں شادی سے مراد غیر معمولی خوشی اور جشن ہے جیسا کہ جوبلی وغیرہ ہوتی ہے۔ برّہ یعنی مصلح موعود کی پچیس سالہ سلور جوبلی تو قادیان میں ہو چکی ہے یہاں جس خوشی کا ذکر ہے اس کا تعلق نئے یروشلم یعنی دار الہجرت سے ہے اور وہ پچاس سالہ گولڈن جوبلی ہی ہے۔

مکاشفہ کے آخر میں لکھا ہے کہ فرشتے نے مجھ سے کہا کہ

"اس کتاب کی نبوت کی باتوں کو پوشیدہ نہ رکھ کیونکہ وقت نزدیک ہے"۔

سو اس کے مطابق خدا تعالےٰ کی قبل از وقت بتائی ہوئی باتیں بڑی آب و تاب سے پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی۔ خدا تعالےٰ نے وقت پر آنحضرت صلعم کو مبعوث فرمایا پھر اس کے بعد عین ضرورت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کھڑا کر دیا۔ اور پھر آپ کے بعد مصلح موعود کو بھی پیدا کیا اور دی ہوئی خبروں کے عین مطابق اس کے ذریعہ سے ہجرت ہوئی۔ اور دار الہجرت نیا یروشلم یعنی ربوہ مبارکہ آباد ہوا۔ اور سلسلہ کا نیا مرکز اس کے ذریعہ قائم ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لایا ہوا مشن پھر سے دنیا کی ہدایت کے لئے از سر نو کام کرنے لگا۔ اور خدا تعالےٰ کی باتیں پوری شان کے ساتھ پوری ہوئیں اس کا جلال ہوا اور دنیا کی ہدایت کے لئے مشعل راہ بنا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار محمد ابراہیم قادیانی

## جماعت کے ہر فرد سے وعدہ لیا جائے

اگر جماعت کے تمام افراد اپنے فرائض کو ادا کرتے تو کوئی وجہ نہ تھی کہ موجودہ تحریک جدید دفتر دوم کہتے ہیں پانچ چھ لاکھ تک نہ پہنچ جاتی۔ لیکن بات یہ ہے کہ جماعت کے ہر فرد سے وعدہ نہیں لیا جاتا۔ اگر جماعت کے ہر مرد و عورت جوان بوڑھے سے وعدے لئے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ تحریک جدید کے وعدے موجودہ وعدوں سے دُگنے تگنے ہو جائیں۔ اور اگر ایسا ہو جائے تو ہم اپنے کام کو بہت کچھ وسیع کر سکتے ہیں۔

(ارشاد سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ)

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں احباب جماعت اپنے فرائض کو ادا کرنے کی کوشش فرما دیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

## ولادتیں

۱۔ اللہ تعالےٰ نے میرے بھائی غلام رسول صاحب کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب از راہ شفقت عزیز نومولود کا نام حضرت "غلام محی الدین" تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے آمین۔ خاکسار شیخ غلام نبی متعلم مدرسہ احمدیہ

۲۔ قادیان ۵ ۱۰ ابحرم شمس العارفین صاحب کو خدا تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا عزیز نومولود کا نام "قمر العارفین" تجویز کیا گیا۔

احباب عزیز کی درازی عمر اور نیک صالح اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(ایڈیٹر بدر)

# دفتر زائرین قادیان

## خلاصہ رپورٹ کارگذاری از یکم جنوری تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء

عرصہ زیرِ رپورٹ میں زیارتِ مقامات مقدسہ کی غرض سے محلہ احمدیہ قادیان میں ۲۱۲۷ دوست باہر سے تشریف لائے۔ زائرین میں سرکاری افسران اور اعلیٰ تعلیم یافتہ معزز شہری اور بہت سی قادیان میں آنے والی براتیں شامل تھیں۔ زائرین کی غالب اکثریت ہندو اور سکھ دوستوں پر مشتمل تھی۔ دفتر زائرین کا عملہ آنے والے احباب کو بالاختصار اسلام و احمدیت کی تعلیمات سے روشناس کراتا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غرض و غایت سے آگاہ کرتا ہے۔ بعد ازاں زائرین کے ہمراہ جا کر مقامات مقدسہ کی زیارت کراتا ہے۔ دینی پر مطالعہ کرنے کے لئے ان کی خدمت میں مناسب اردو۔ ہندی۔ گورمکھی اور انگریزی میں مطبوعہ لٹریچر پیش کیا جاتا ہے۔ عرصہ زیرِ رپورٹ میں ۵۷۶ کتب و ٹریکٹ دفتر زائرین نے مطالعہ کے لئے تقسیم کئے۔ اس میں وہ تعداد شامل نہیں ہے۔ جو ناظر صاحبان کی ملاقات کے لئے اور مہمان خانہ میں تشریف لانے والے معززین کی خدمت میں براہِ راست نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے لٹریچر ملاحظہ کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ زائرین میں سے جو دوست مسائل دریافت کرتے ہیں۔ یا جن کو اعتراض ہوتا ہے ان کا تسلی بخش جواب دیا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مقامی تبلیغ کے اغراض و مقاصد دفتر زائرین کے قیام سے احسن طور پر انجام پا رہے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

# تبلیغی لٹریچر

جماعتیں دورانِ سال میں سیرت النبیؐ۔ پیشوایانِ مذاہب اور دیگر تبلیغی و تربیتی پبلک جلسے منعقد کرتی ہیں۔ ماہ مئی اور ماہ اکتوبر میں ہفتہ ہائے تبلیغ بھی مناتی ہیں۔ ایسے مواقع پر سیکرٹریان تبلیغ کو چاہیئے۔ ۱۵ روز قبل نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کو لکھ کر ضروری اردو۔ ہندی۔ گورمکھی۔ انگریزی زبانوں میں مناسب لٹریچر منگوا لیا کریں۔ تا کہ جلسوں کے اختتام پر معزز حاضرین کی خدمت میں مطالعہ کے لئے روحانی لٹریچر بھی پیش کیا جا سکے نیز دوسروں کی تقاریب میں شمولیت کے موقعوں پر۔ اور اپنے دوست و احباب سے ملاقات کے لئے جاتے وقت اور سفر میں بھی لٹریچر ساتھ رکھنا چاہیئے۔ اور تبلیغی گفتگو کے علاوہ اُن کی خدمت میں کوئی کتابچہ یا ٹریکٹ بھی پیش کر دیا جائے۔ تا کہ کسی فارغ وقت میں وہ اس لٹریچر کو مطالعہ کریں۔ اور ایسا کرنا مفید نتائج کا حامل ہوتا ہے اس لئے جماعتوں کو اس کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اور لٹریچر کے ذریعہ تبلیغی مواقع سے پوری طرح فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

## دعائے مغفرت

مکرم میاں بہادر صاحب وائس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شیندرہ پیچھ لمبا عرصہ درد گردہ بیمار رہ کر مورخہ ۲۳ اپریل کو وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم اس علاقہ میں ایک مبلغ کا کام دیتے رہے ہیں۔ اور اپنی بیماری میں اپنے غیر احمدی رشتہ داروں اور دوستوں کو جو ان کی بیمار پرسی کے لئے آتے انکے لئے مرحوم کے وردِ زبان یہ الفاظ ہوتے۔ کہ خدا تعالیٰ کا پیارا مسیح آ گیا ہے۔ مان لو مان لو۔ میں اپنا فرض ادا کر چلا ہوں۔ مرحوم کی وفات جماعت شیندرہ کے لئے سخت صدمہ باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریقِ رحمت کرے اور جماعت کی کمی کو بہتر رنگ میں پورا کرے۔ (شیخ حمید احمد مبلغ سلسلہ)

## اخبار بدر

### یہ آپ کا اپنا اخبار ہے اور مرکزِ سلسلہ کی آواز ہے

اخبار بدر آپ کا اپنا اخبار اور مرکز کی آواز ہے۔ جسے فروغ دینا اور اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و عافیت اور بزرگانِ سلسلہ کی خیریت اور احباب جماعت کے حالات سے باخبر رکھتا ہے۔ اس میں حضور ایدہ اللہ کے پُر معارف خطبات و ارشادات اور علماء سلسلہ کے علمی تحقیقی اور روحانی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اس میں صدر انجمن احمدیہ و نظارتوں کے ضروری اعلانات شائع کئے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ اخبار بدر اور بہت سی مفید باتوں کا حامل ہوتا ہے اس لئے ہر جماعت میں اخبار بدر پہنچنا ضروری ہے تا کہ جماعتوں اور افراد میں اخبار بدر کے ذریعہ مرکز اور سلسلہ سے زیادہ وابستگی پیدا ہو۔ اخبار بدر کا سالانہ چندہ سات روپے ہے جو پیش بہا فوائد کے مقابل پر برائے نام ہے۔

مینجر اخبار بدر

# تقریب نکاح و رخصتانہ

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ مظفر پور بہار

بتاریخ ۲۴ اپریل ۸ بجے رات احمدیہ بلڈنگس بھاگل پور میں مکرم مسعود علی صاحب ابن مکرم جناب حامد علی صاحب کا نکاح محترمہ عزیزہ خانم صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر نیاض الدین خاں صاحب مرحوم کے ساتھ پڑھا گیا۔ مہر چار ہزار روپیہ قرار پایا۔ اور اعلان نکاح خاکسار نے کیا۔ خاکسار نے خطبہ قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں پڑھتے ہوئے میاں بیوی کے تعلقات اور حقوق و فرائض بیان کئے۔

مکرم حامد علی صاحب کے مکان احمدیہ کالونی برہ پورہ سے برات ایک بس اور ایک جیپ میں روانہ ہو کر احمدیہ بلڈنگس پہنچی۔ نکاح خوانی کے بعد برات اور مدعوین کو کھانا کھلایا۔ شہر کے مسلم و غیر مسلم معززین نے شرکت فرمائی۔ ۲۵ اپریل ۹ بجے صبح رخصتانہ ہوا۔

بزرگانِ سلسلہ و احباب کرام سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعثِ رحمت و برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ اس مبارک موقعہ پر مکرم حامد علی صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل مدات میں چندہ ادا کیا گیا۔

| شکرانہ فنڈ | اعانت بدر |
| --- | --- |
| ۲۰/- | ۱/- |

جزاہم اللہ احسن الجزاء

خاکسار عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

# کتب سلسلہ کا امتحان

منجانب نظارت تعلیم و تربیت

جیسا کہ قبل ازیں مفصل اعلان ہو چکا ہے کہ احباب جماعت کی دینی واقفیت بڑھانے کے لئے حسب سابق نظارت تعلیم و تربیت کی طرف [illegible] اس سال سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات ایک غلطی کا ازالہ اور چشمہ مسیحی دو رسالوں کا امتحان

بتاریخ ۳۰ مئی ۱۹۶۵ء

[illegible] مقرر کیا گیا ہے۔ احباب اس کے لئے اچھی طرح تیاری کریں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر روحانی استفادہ کریں۔

# وصایا

نوٹ۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو اس کی اطلاع دے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

**نمبر ۱۳۵۰۸** ۔ میں زہرہ بی زوجہ ایم علی کویا صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۴ء ساکن کنانور۔ ڈاکخانہ کنانور ضلع کنانور۔ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

(۱) مہر میں نے اپنے شوہر سے وصول کر لیا تھا جس کا زیور بنوا لیا ہوا ہے۔ اور جو -/۴۰۰ روپے کا ہے (مہر تین صد روپیہ تھا) (۲) ہار طلائی وزنی پانچ تولہ قیمت -/۵۰۰ روپے (۳) ہار طلائی وزنی پانچ تولہ قیمت -/۵۰۰ روپیہ (۴) ہار طلائی وزنی سات تولہ قیمت سات سو روپیہ (۵) کلپ طلائی وزنی نصف تولہ قیمت پچاس روپیہ (۶) کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ قیمت ایک سو روپیہ۔ میں اپنے مذکورہ بالا زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جو جائیداد میری ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ علاوہ ازیں مجھے اپنے شوہر کی طرف سے -/۵ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامت۔ زہرہ بی موصیہ۔ گواہ شد کے سی محمود صاحب ولد عبد القادر صاحب کنانور گواہ شد ابن عبد الرحیم صاحب ولد ای حمزہ صاحب ایڈیٹر ستیہ دوتن کنانور۔

**نمبر ۱۳۵۰۹** ۔ میں کے سی زلیخا زوجہ ای محمود صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۸ء ساکن کنانور ڈاکخانہ کنانور ضلع کنانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے:۔

(۱) ہار طلائی وزنی ڈیڑھ تولہ قیمت -/۱۵۰ روپے (۲) کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ قیمت ایک سو روپیہ (۳) چوڑیاں طلائی چار عدد وزنی ساڑھے تین تولہ قیمت -/۳۵۰ روپیہ (۴) انگوٹھی طلائی وزنی تین ماشہ قیمت -/۲۵ روپیہ (۵) حق مہر تین سو روپیہ ہے جو ابھی تک میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اپنی تمام مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہوگی۔

مجھے اپنے شوہر کی طرف سے مبلغ پانچ روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ کے سی زلیخا موصیہ۔ گواہ شد کے سی محمود صاحب ولد عبد القادر صاحب ساکن کنانور ۱۹/۱/۶۴۔ گواہ شد ابن عبد الرحیم صاحب ولد ای حمزہ صاحب ایڈیٹر ستیہ دوتن کنانور ۱۱/۱/۶۴

**نمبر ۱۳۵۵۴** ۔ میں عبد الرشید گلبرگی ولد مولوی محمد عبد الحمید صاحب گلبرگی۔ قوم احمدی پیشہ خانگی ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر۔ ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔

میری ماہوار آمد بصورت تنخواہ -/۴۰ روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ یہ وصیت میری آئندہ آمد جائیداد اور بوقت وفات جائیداد پر بھی حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد عبد الرشید گلبرگی ۲/۱۱/۶۴۔ گواہ شد بشیر الدین ولد قاری محمد عثمان صاحب مرحوم یادگیر ۲/۱۱/۶۴۔ گواہ شد سیٹھ محمد عبد اللطیف صاحب ولد سیٹھ محمد عبد الحی صاحب یادگیر ۲/۱۱/۶۴

**نمبر ۱۳۵۵۶** ۔ میں عبد الرفیق شحنہ ولد میر محمد شحنہ صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۱۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن یادگیر۔ ڈاکخانہ یادگیر۔ ضلع گلبرگہ صوبہ میسور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس کے علاوہ میری آمد بصورت تجارت ماہوار -/۳۰ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ یہ وصیت میری آئندہ آمد و جائیداد اور بوقت وفات جائیداد پر حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔۔ العبد عبد الرفیق شحنہ موصی ۴/۱۱/۶۴۔

گواہ شد سعید فیض احمد صاحب شحنہ ولد محمد عبد الکریم صاحب شحنہ ۴/۱۱/۶۴۔ گواہ شد بشیر الدین احمد ولد قاری محمد عثمان صاحب مرحوم قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر۔

**نمبر ۱۳۵۵۷** ۔ میں عبد الواحد تیر گر ولد غلام محی الدین صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت خانگی عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

(۱) ایک مکان رہائشی محلہ کالا چبوترہ یادگیر میں واقع ہے جس کا رقبہ اندازاً ۴۰۰ مربع فٹ ہے اور جس میں دو کمرے ہیں میری ملکیت ہے اس کی موجودہ قیمت -/۴۰۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو بصورت تنخواہ مبلغ -/۷۵ روپے ماہوار ملتی ہے۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد عبد الواحد تیر گر موصی ۲/۱۱/۶۴۔ گواہ شد حاجی محمد محسن صاحب ولد حضرت مولوی عبد الکریم صاحب یادگیر ۲/۱۱/۶۴۔ گواہ شد سیٹھ محمد لطیف صاحب ولد سیٹھ عبد الحی صاحب یادگیر ۲/۱۱/۶۴۔

**نمبر ۱۳۴۱۸** ۔ خاکسار ننھے میاں ولد مولا بخش صاحب قوم شیخ پیشہ رنگ سازی عمر ۶۹ سال تاریخ پیدائش ۱۸۹۵ء ساکن امروہہ ضلع مراد آباد یو پی۔

اس وقت میری اپنی جائیداد ایک مکان ہے جس کی اس وقت اندازاً قیمت مبلغ سولہ سو روپیہ ہے اس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور یہ اقرار کرتا ہوں کہ یہ روپیہ اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دوں گا۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں یہ دسواں حصہ ادا نہ کر سکوں تو صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ قانونی رنگ سے وصول کر لے۔ اس کے علاوہ اس وقت میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اور میرا گزارہ میرے لڑکوں کی آمدنی سے ہوتا ہے۔ میں خود بوڑھا اور ضعیف ہوں لیکن اس کے علاوہ بھی میرے مرنے کے بعد یا زندگی میں کوئی جائیداد ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مکان کا حدود اربعہ شرقی دکان عبد العزیز وغیرہ نجار۔ غربی پختہ سڑک جنوبی۔ بعد راستہ مکان محمد احسن وملحقہ مکان عبد الرزاق زرباف شمالی پختہ سڑک۔ العبد ننھے میاں ساکن امروہہ

گواہ شد

ضمیر احمد صاحب پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ امروہہ

گواہ شد

ارشاد احمد بقلم خود ساکن امروہہ

**نمبر ۱۳۵۶۸** ۔ میں عبد الحفیظ گلبرگی ولد عبد الحمید صاحب گلبرگی قوم احمدی پیشہ خانگی ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حال یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) ایک مکان واقعہ محلہ اسٹیشن بازار یادگیر جس کا رقبہ اندازاً ۶۰۰ مربع فٹ ہے۔ اور جس میں ایک ہال چار کمرے ہیں اس کی موجودہ قیمت دس ہزار روپیہ ہے۔ لیکن اس پر مبلغ چار ہزار روپے کا قرض ہے (۲) سائیکل قیمت -/۱۵۰ روپیہ (۳) گھڑی قیمت -/۱۰۰ (۴) ریڈیو سیٹ قیمت -/۲۰۰ (۵) گودریج الماری قیمت -/۱۰۰ روپیہ۔

میں ان تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۱۰۰ روپیہ ماہوار مل رہی ہے۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔۔ العبد عبد الحفیظ موصی ۲/۱۱/۶۴۔

گواہ شد سیٹھ محمد الیاس صاحب ولد حضرت شیخ حسن صاحب یادگیر۔ گواہ شد سیٹھ محمد عبد اللطیف صاحب ولد سیٹھ محمد عبد الحی صاحب یادگیر ۲/۱۱/۶۴

---

**خط و کتابت** کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں تاکہ اس کی تعمیل میں تاخیر نہ ہو۔ (مینیجر بدر)

# جماعت احمدیہ غنچہ پاڑہ کا تبلیغی و تربیتی جلسہ

خاکسار مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۶۵ء کو غنچہ پاڑہ پہنچا۔ اسی روز ۷ بجے شام مقامی طور پر ایک تبلیغی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ یہ جلسہ مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم جناب ثناء اللہ خان صاحب صدر جماعت احمدیہ غنچہ پاڑہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد صدر جلسہ نے جلسہ کے انعقاد کی غرض وغایت بیان کی اور بتایا کہ تبلیغ کیا چیز ہے وہ یہی کہ ہم ہر اچھی چیز کو دوسروں تک پہنچا دیں۔ اسی چیز کا نام یعنی پہنچا دینے کا نام تبلیغ ہے۔ اس کے بعد مکرم سیکرٹری صاحب دعوۃ و تبلیغ مکرم کیف خان صاحب نے مختصر تقریر کی۔ بعدہٗ خاکسار نے جماعت احمدیہ کا قیام اور اس کی غرض و غایت کے موضوع پر اڑیہ زبان میں تقریر کی۔ جو کہ تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہی۔ ابتداء میں خاکسار نے بتایا کہ ہر زمانہ کی روحانی جماعتوں کی مخالفت کی گئی۔ حتیٰ کہ سب سے بڑی مخالفت خود سیدنا حضرت بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی ہوئی۔ جس طرح آپ کی مخالفت ہوئی اسی طرح اس زمانہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بھی مخالفت ہوئی۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قل ما کنت بدعا من الرسل! تقریر کے آخر میں سامعین کو دعوت دیتے ہوئے کہا کہ آپ لوگ احمدیت کے لٹریچر کا مطالعہ کریں اور سارے حالات معلوم کریں۔ یہ کوئی نیا مذہب نہیں ہے۔ بلکہ احمدیت اسلام کی حقیقی تصویر ہے۔ خاکسار کی تقریر کے بعد صدر جلسہ نے اپنی صدارتی تقریر میں کچھ ایمان افروز واقعات سنائے۔ آپ نے بتایا کہ جب میں اس علاقہ میں سب سے پہلے احمدی ہوا تو لوگوں نے میری بڑی مخالفت کی انہوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ ہم تم کو بستی سے نکال دیں گے۔ اور تمہارا مکمل بائیکاٹ کر دیں گے تو میں نے کہا کہ جس چیز کو میں نے قبول کر لیا ہے اس کو نہیں چھوڑ سکتا چاہے تم مجھے کچھ بھی تکلیف دو۔ اگر احمدیت سچی ہے تو میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گا اور اگر احمدیت جھوٹی ہے تو میں ناکام ہو جاؤں گا۔ لوگوں نے مجھ پر مقدمات کئے اور میری زمین و جائیداد لوٹ لینے کی کوشش کی۔ ان لوگوں نے مولوی اسماعیل صاحب سنگھڑ ہی کو بلا کر مجھے سمجھایا کہ تم احمدیت کو چھوڑ دو۔ ورنہ تم اکیلے کیسے رہو گے۔ لوگ تمہارے خلاف ہو گئے پھر یہاں سے تمہیں جانا پڑے گا۔ تو میں نے کہا کوئی بات نہیں۔ مگر احمدیت کو نہیں چھوڑوں گا۔ آخر پر آپ نے بتایا کہ میرے صبر و استقلال کا ہی نتیجہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے مجھے اکیلا نہ چھوڑا بلکہ آج اس جگہ کے ۲۱ افراد احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور ایک جماعت قائم ہو چکی ہے۔ یہ چیز احمدیت کی صداقت کا واضح نشان ہے۔ بالآخر رات کے ۱۰ بجے یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

## دوسرا دن

دوسرے دن مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۶۵ء کو حسب پروگرام بعد نماز مغرب خاکسار کی صدارت میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد اس جلسہ کی پہلی تقریر مکرم ثناء اللہ خان صاحب صدر جماعت احمدیہ غنچہ پاڑہ نے کی۔ آپ نے بتایا کہ جب ہم احمدی ہوئے ہیں تو ہم کو چاہیئے کہ ہم لوگوں میں اچھا اثر پیدا کریں۔ اس لئے ہم کو نماز روزہ اور دوسرے دینی کاموں اور باتوں میں سبقت لے جانے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ لوگ احمدیت کو سچا سمجھ کر اس میں داخل ہو سکیں۔ دوسری تقریر مکرم سیکرٹری صاحب دعوت و تبلیغ مکرم کیف خان صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور احباب کو دینی باتوں کی طرف زیادہ توجہ دینے کی تلقین کی۔

آخری تقریر خاکسار کی تھی۔ خاکسار نے بتایا کہ خوش قسمت ہے آپ کا یہ علاقہ کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچا۔ اور خوش قسمت ہیں آپ لوگ کہ آپ نے اس کو قبول کیا۔ اور مسیح پاک علیہ السلام کے اس الہام کو پورا کیا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کہاں پنجاب کا صوبہ اور پھر اس میں ایک گمنام بستی قادیان اور کہاں آپ کا یہ اڑیسہ اور پھر پہاڑوں جنگلوں میں آباد یہ بستی۔ کون کہہ سکتا تھا کہ یہاں بھی حضرت مسیح پاک کی تعلیم پھیل جائے گی۔ یہ حرف اور حرف زندہ خدا کی پیشگوئی تھی جو پوری ہوئی اور ہوتی رہے گی۔ اس سلسلے میں خاکسار نے اخبار زمیندار میں سے ایک حوالہ بھی پڑھ کر سنایا۔ خاکسار کی صدارتی تقریر کے بعد بچوں نے نظمیں پڑھیں۔ اس کے بعد ٹھیک رات کے ساڑھے نو بجے بخیر و خوبی جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

والسلام

خاکسار بشیر الدین مبلغ سلسلہ تالبر کوٹ

---

# صدر انجمن احمدیہ کا نیا مالی سال اور بقایا دار احباب

۶۵-۱۹۶۴ء کا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء کو ختم ہو چکا ہے۔ اور یکم مئی ۱۹۶۵ء سے نیا مالی سال شروع ہو گیا ہے گذشتہ مالی سال کے جو چندہ جات یکم مئی تک ادا نہیں ہو سکے وہ جماعتوں اور افراد کے ذمہ بقایا ہیں جن کی جلد ادائیگی کی طرف احباب جماعت اور عہدیداران کرام کو فوری توجہ کرنی چاہیئے تاکہ آمد چندہ جات میں جو کمی رہ گئی ہے وہ پوری ہو جائے۔ کیونکہ اس آمد کے مقابل پر گذشتہ مالی سال کے اخراجات ہو چکے ہیں۔ اور کمی آمد کی وجہ سے بار خزانہ میں اضافہ ہو گیا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ادائیگی بقایا جات کے متعلق بہت تاکید فرمائی ہے جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے کہ:-

(۱) "میں ان دوستوں کو جن کے ذمہ بقائے ہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے بقائے جلد ادا کر دیں وہ مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات زیادہ ہیں یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے۔"

(۲) "جہاں تک میں سمجھتا ہوں ہمارے بجٹ میں کمی کا بڑا دخل ان نادہندوں کا ہے جو سلسلہ میں شامل ہونے کے باوجود اخلاص کی کمی کی وجہ سے مالی قربانیوں میں حصہ نہیں لیتے۔ اسی طرح وہ لوگ جو مقررہ شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے یا بقایوں کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں۔"

سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ نے عہدیداران کرام کو توجہ دلاتے ہوئے مندرجہ ذیل ارشاد فرمایا ہے کہ

(۳) "میں تمام امراء و سیکرٹریان جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے تاکہ ان میں بھی قربانی کا جذبہ پیدا ہو۔ اور وہ بھی اپنے دوسرے بھائیوں کے دوش بدوش اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے ثواب میں شریک ہو سکیں۔"

سیدنا حضرت اقدس کے مندرجہ بالا ارشادات کو سامنے رکھتے ہوئے ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت کا ہر فرد اپنے اپنے چندوں کا محاسبہ کرے اور مرکز سلسلہ کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے ادائیگی چندوں میں جو کمی رہ گئی ہے اُسے پورا کرنے کے لئے فکر مند ہوں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ اللہ تعالےٰ کے ارادہ اور اس کے فضل سے آتا ہے اور وہ شخص جو سلسلہ کی ضروریات کو مقدم رکھتے ہوئے محض اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر اپنے مال کا ایک حصہ خرچ کرتا ہے وہ کبھی غریب نہیں ہوتا بلکہ اگلے جہان کے علاوہ اس دنیا میں بھی اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس کا مستقبل ہو جاتا ہے۔

پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس مالی جہاد کے زمانہ میں اپنی ذمہ داریوں کا صحیح احساس کرتے ہوئے اپنے ذمہ بقایا جات کو صد فیصدی پورا کر کے اس بات کا عملاً ثبوت دیں کہ وہ درحقیقت "دین کو دنیا پر مقدم" رکھنے والے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے جملہ احباب جماعت کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنی رضامندی کی راہوں پر چلنے کی سعادت بخشے۔ آمین

خاکسار

ناظر بیت المال قادیان

# خبریں

نئی دہلی۔ ۱۰ مئی آج لوک سبھا میں پردھان منتری شری لال بہادر شاستری نے بتایا کہ بھارت نے رن کچھ میں پاکستان کی طرف سے امریکی ہتھیاروں کے استعمال پر امریکہ کو اپنے ردِ عمل سے آگاہ کر دیا ہے۔ اور آئندہ اقدام کا تعلق اس بات پر ہوگا کہ امریکہ کیا جواب دیتا ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

شری شاستری نے یہ بیان اس وقت دیا جب اُنہوں نے پاکستان کی طرف سے امریکی ہتھیاروں کے استعمال کے بارے میں سوالات کا جواب دیا۔ اس سے پہلے شری ہیم بروا کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر دفاع نے کہا کہ امریکہ نے بھارت کو جو یہ یقین دلایا تھا کہ پاکستان کو امریکی فوجی امداد بھارت کے خلاف استعمال نہ ہوگی اس کی روشنی میں امریکہ سرکار کو جلد کوئی موزوں کارروائی کرنی چاہیئے۔

نئی دہلی۔ ۱۰ مئی۔ آج لوک سبھا میں وزیر داخلہ شری گلزاری لال نندہ نے جموں و کشمیر کی صورتِ حال کے بارے میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ سرینگر اور چند دیگر مقامات پر ہڑتال ہوئی۔ مگر وادیٔ کشمیر میں صورتِ حال نارمل ہے۔ پہلگام اور گلمرگ میں جو سیاحت کے مرکز ہیں۔ عام طور پر کاروبار ہو رہا ہے۔ اور حالت نارمل ہے سرینگر میں بھی اندرون شہر میں کچھ گڑبڑ ہوئی ہے جب شری نندہ نے کہا کہ وہ جموں و کشمیر کے تعلیمہ منتری شری صادق کے اس بیان کی تصدیق کرتے ہیں کہ ریاست میں امن و انتظام پھر حالت بیمار قرار نہ رکھا جائے گا۔ اور شرپسند عناصر سے سختی سے نپٹا جائے گا۔ منڈیاں میں پُرزور ناکہ بندیاں لگائی گئیں۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ شیخ عبد اللہ اور مرزا افضل بیگ گذشتہ دو ماہ سے ایسی سرگرمیوں میں مصروف تھے جن سے یہ واضح ہو گیا تھا کہ اگر ان کے خلاف کارروائی نہ ہوئی تو وہ دیش کی سلامتی کو خطرہ میں ڈال دیں گے۔

نئی دہلی۔ ۱۰ مئی۔ آج لوک سبھا میں پردھان منتری شری شاستری نے ایک کانگرسی ممبر کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ایٹمی ہتھیار نہ بنانے کے متعلق بھارت کا فیصلہ فی الحال قائم ہے۔ مگر وہ مستقبل بعید میں کیا ہوگا۔ اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔

نئی دہلی۔ ۱۰ مئی۔ آج شری بی گوپال ریڈی بلا مقابلہ لوک سبھا کے کانگرسی پارلیمنٹری پارٹی کے ڈپٹی لیڈر چنے گئے۔ آپ کے مقابلے میں شریمتی وجے لکشمی پنڈت کھڑی تھیں۔ مگر انہوں نے پردھان منتری شری لال بہادر شاستری کی اپیل پر اپنا نام واپس لے لیا۔ شری گوپالا ریڈی کی حمایت صدر کانگرس شری کامراج اور ان کا گروپ کر رہا تھا۔

واشنگٹن ۹ مئی۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر ولیم بانڈی نے ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں کہا کہ اس امر کے آثار پائے جاتے ہیں کہ جنوبی ویتنام کے کمیونسٹ ویٹ کونگ چھاپہ مار پھر سے مجتمع ہو رہے ہیں۔ اور وہ جنوبی ویتنام میں گوریلا حملے تیز کرنے والے ہیں لیکن اگر انہوں نے ان جگہوں پر حملے کئے جہاں کہ امریکی فوجیں تعینات ہیں۔ تو ہم ہوائی کارروائی کریں گے۔ آپ نے کہا کہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ کمیونسٹ چین جنوب مشرقی ایشیا میں پاؤں پھیلانا چاہتا ہے

فیروزپور۔ ۱۰ مئی۔ ہوم منسٹر سردار دربارہ سنگھ نے ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس فیروزپور کے ہمراہ بھارت پاکستان سرحد پر بھارتی چوکیوں کے معائنہ کے بعد آج بعد دوپہر ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ضلع فیروزپور کی سرحدوں پر پاکستان کی فوجی سرگرمیاں خاصی ہیں جیسی دالا ہیڈ ورکس کے نزدیک دیپال پور نہر کے ساتھ ساتھ پاکستانیوں نے اپنی فوجیں بڑی تعداد میں جمع کی ہوئی ہیں۔ آپ نے کہا کہ ساری سرحدوں کی حفاظت کا پورا بندوبست ہے اور ہمارے نوجوانوں کے حوصلے بہت بلند ہیں جبکہ ایسا دکھائی دیتا ہے کہ دوسری طرف پاکستانیوں کے حوصلے بہت پست ہیں۔

لدھیانہ ۱۰ مئی۔ کل رات یہاں کانگرسی ورکروں کی ایک میٹنگ کو خطاب کرتے ہوئے سابق مرکزی وزیر خزانہ شری مرارجی ڈیسائی نے کہا کہ رن کچھ سے پاکستان کو نکالنا کچھ مشکل نہیں۔ عوام کو سرکار پر وشواس رکھنا چاہیئے۔ سرکار نے فوج کو ضروری ہدایات دیدی ہیں۔ ان پر عمل ۲۲

## اتر پردیش کی جماعتوں کیلئے ضروری اعلان

۲۵ مارچ ۱۹۶۵ء کے اخبار بدر میں محترم حضرت ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے یوپی میں صوبائی تبلیغی کانفرنس کی منظوری کی اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ یہ کانفرنس دس اور گیارہ جولائی ۱۹۶۵ء کو کانپور شہر میں منعقد ہوگی بسلسلہ عالیہ احمدیہ کے فاضل اور جید علماء اس کانفرنس میں شرکت فرمائیں گے۔ احباب جماعت ہائے احمدیہ یوپی کا فرض ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اس کانفرنس کو کامیاب کریں۔

جو جماعتیں کانپور سے قریب ہیں۔ مثلاً لکھنؤ۔ گونڈہ۔ رائچور۔ مسکرا۔ مودہا۔ پرگاؤں۔ شاہجہانپور ان پر زیادہ ذمہ واری ہے قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ کانپور کے ذمہ ہوگا۔ احباب اپنی شرکت کی اطلاع نیچے لکھے پتہ پر دیں۔

اسی طرح وفد کی آمد سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے جو جماعتیں اپنے ہاں تبلیغی جلسوں کا پروگرام رکھنا چاہیں وہ خاکسار کو نیچے لکھے پتہ پر جلد سے جلد اطلاع دیں۔

خاکسار

بشیر احمد انچارج مبلغ صوبہ اتر پردیش

مکان $\frac{42}{29}$ مکھنیاں بازار کانپور۔ یوپی۔

( $\frac{42}{29}$ Makhania Bazar )

Kanpur U.P

## حکومت وقت اور جماعت احمدیہ — (بقیہ صفحہ ۲)

جماعت ہے بلکہ حکومت کے ساتھ عدم تعاون اس کے اصول کے خلاف ہے۔ وہ عدل اور انصاف کو عدل اور انصاف کے ذریعہ ہی حاصل کرنا چاہتی ہے۔ وہ عدل اور انصاف کے حاصل کرنے کیلئے غیر منصفانہ اور غیر عادلانہ ذرائع کے استعمال کرنے کو جائز قرار نہیں دیتی۔ ہر سمجھدار انسان اس جماعت کو سر اور آنکھوں پر بٹھائے گا۔ ہر سمجھدار حکومت اس جماعت کو قدر اور عزت کی نگاہوں سے دیکھے گی اور میں امید کرتا ہوں کہ اگر اس سے پہلے نہیں تو آئندہ ہندوستان کی مختلف صوبائی حکومتیں اور مرکزی حکومت ان احمدی تعلیمات کو مدنظر رکھ کر جو میں نے اوپر بیان کی ہیں احمدیوں کے متعلق اپنے رویہ کو تبدیل کرے گی۔

مجھ سے بعض ہندوستانی جو ادھر آتے رہے ہیں انہوں نے بعض دفعہ ان امور پر تبادلہ خیالات کیا ہے اور بعض ایسے سوالات کئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ہمارے نقطۂ نگاہ کو پورے طور پر نہیں سمجھا۔ مثلاً یہ کہ اگر آپ ہندوستان کے احمدیوں کو ہندوستان کی وفاداری کی تعلیم دیتے ہیں تو کیا پاکستان کے احمدی کشمیر کے معاملے میں پاکستان حکومت کا ساتھ نہیں دیں گے؟ میری اوپر کی تشریح کے بعد یہ سوال کتنا مضحکہ خیز معلوم ہوتا ہے جو کچھ میں نے اوپر بیان کیا ہے اس کا تو یہ مطلب ہے کہ ہمارے نزدیک قرآن کریم کی یہ تعلیم ہے کہ جو شخص جس حکومت میں رہے وہ اس کا فرمانبردار رہے اور اس کے ساتھ تعاون کرے

اس تعلیم کا یہ مطلب ہے کہ ہر پاکستان میں رہنے والا احمدی اپنی حکومت کا پوری طرح فرمانبردار رہے گا۔ اور اس کے مقاصد اور مفاد میں پوری طرح تعاون کرے گا اور ہندوستان میں رہنے والا ہر احمدی حکومت ہندوستان کا پوری طرح فرمانبردار ہوگا اور اس کے مقاصد اور مفاد میں اس سے پوری طرح تعاون کرے گا۔

ہمارا مذہب یہ کہتا ہے کہ جس حکومت میں رہو اس کے فرمانبردار رہو پس جو ہندوستان میں رہتے ہیں ہم ان کو یہی کہیں گے کہ ہندوستان کی حکومت کی فرمانبرداری کرو۔ اور جو پاکستان میں رہتے ہیں ہم ان کو بھی کہیں گے کہ پاکستان کی حکومت کی فرمانبرداری کرو۔ اور یہی تعلیم انڈونیشیا۔ عرب۔ یونائیٹڈ سٹیٹ آف امریکہ۔ انگلستان۔ فرانس۔ جرمنی۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ ایبے سینیا۔ مصر اور دیگر حکومتوں کے ماتحت رہنے والے احمدیوں کو ہوگی۔

کسی کی سمجھ میں ہماری بات آئے یا نہ آئے ہماری سمجھ میں بھی یہ بات نہیں آتی کہ ہمارے بیان کردہ اصول کے بغیر دنیا میں امن قائم کس طرح ہو سکتا ہے۔ ہر سیاسی حکومت کو اپنے باشندوں کو یہی حکم دینا ہوگا کہ تم اپنی حکومت کے فرمانبردار رہو۔